شرم مگر ان کو نہیں آتی

قارئین کرام! اس وقت وطن عزیز میں ہمہ جہت طور پر معاشرتی حالات جس قدر تیزی سے خرابی و بگاڑ کا شکار ہو رہے ہیں (کہ الامان والحفیظ) گویا کہ:

ضرورت بڑھ رہی ہے جتنی جتنی صبح روشن کی
اندھیرا اور گہرا اور گہرا ہوتا جاتا ہے

ان جملہ خرابیوں میں سے خوف خدا سے عاری جو صورتحال سننے میں آئی ہے وہ منگنی اور شادی بیاہ کے مواقع پر شریعت وسنت کا منہ چڑانے کے مترادف ''من مانی'' ہے۔ نام نہاد قسم کے سرمایہ دار اور امیر طبقہ نے پہلے تو رسم منگنی کے نام پر محرم اور غیر محرم کے امتیاز کے شرعی حکم کو بڑی دیدہ دلیری سے پامال کرتے ہوئے لڑکے اور لڑکی کو مشترکہ اجتماع میں اسٹیج پر لا بٹھایا تا کہ وہ گانے بجانے اور تالیوں کی گونج میں ایک دوسرے کو سونے کی انگوٹھی پہنائیں (لاحول ولا قوۃ الا باللہ) نیز ساتھ ساتھ فوٹو بازی اور فلم سازی چلتی رہے۔اب

نوبت بایں جا رسید کہ شادی کے موقع پر نام نہاد رسم مہندی میں لڑکے اور لڑکی والوں کی طرف سے مدعو سینکڑوں مہمانوں (مرد و خواتین) کی موجودگی میں ''لڑکا اور لڑکی'' نیم عریاں لباس اور حیا باختہ انداز میں باہم ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر ڈانس کرتے اور بھنگڑا ڈالتے ہیں (العیاذ باللہ تعالیٰ)۔ساتھ ساتھ فلم بن رہی ہوتی ہے جبکہ شرم وغیرت کے سراسر منافی اس شیطانی کھیل کے تماشائیوں میں لڑکی کا والد اور بھائی بھی موجود ہوتے ہیں جو اپنی بیٹی اور بہن کو خوب داد دیتے ہیں (خوشی سے پھولے نہیں سماتے) ہائے ''قیامت ہے قیامت سر سے پانی کا گزر جانا'' حالانکہ یہی باپ اور بھائی بیٹی اور بہن کی عفت وغیرت کی خود حفاظت کیلئے قلعہ کا کام دیتے تھے۔

ع...... ہے سوچنے کی بات اسے بار بار سوچ

نجانے اس شیطانی پروگرام کے نتیجہ میں روزانہ کتنے گھروں سے غیرت کے جنازے اُٹھتے ہیں اور دردمند حضرات سرد آہیں بھر کر رہ جاتے ہیں۔افسوس صد افسوس کہ کئی اچھے بھلے حاجی نمازی سرمایہ دار لوگ بھی ایسے پروگراموں کا خود بھی انعقاد کرتے ہیں اور ان میں بڑھ چڑھ کر حصہ بھی لیتے ہیں۔گویا کہ:

''روشن خیالی'' کے اندھیرے اس قدر ہیں چھا رہے
کئی حاجی اور نمازی بھی ہیں ٹھوکریں کھا رہے

جب متذکرہ بالا ان سرمایہ دار عناصر سے اس بارے بات ہو تو تجاہل عارفانہ سے کام لے کر کئی حیلے بہانے تراشتے ہیں' جی کیا کریں لڑکے والے مجبور کرتے ہیں اور اس کے بغیر ہماری اولاد ہی نہیں مانتی وغیرہ وغیرہ۔حالانکہ گھر کے سربراہ کی اپنی نیت میں فتور نہ ہو تو کچھ بھی نہیں ہوتا' کئی حل موجود ہوتے ہیں جبکہ ایک سرمایہ دار طبقہ تو انتہائی ڈھٹائی سے کام لے کر یہ کہہ دیتا ہے کہ جناب اللہ نے اتنی دولت ہمیں عطا کی ہے تو کیا اپنی اولاد کے شوق اور چاہت کو پورا نہ کریں۔گویا کہ ہمیں جس اللہ رب العزت نے یہ سرمایہ دیا ہے' اُسی کے احکام مقدسہ سے ہی سینہ تان بغاوت (معاذ اللہ' استغفر اللہ)

؎ جب سرِ محشر وہ پوچھیں گے بلا کر سامنے
کیا جواب جرم دو گے تم خدا کے سامنے

درسِ قرآن

عبادالرحمن 'بندگانِ خدا

خالق سب کا ایک ہے' خالق کا کوئی ایک
ہزاروں میں تو ملتا نہیں' لاکھوں میں جا دیکھ

ارشادخداوندی ہے:

وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ھونا و اذا خاطبھم الجھلون قالو سلما (الآیہ)

اوررحمٰن کے وہ بندے کہ جن کی صفات یہ ہیں کہ

﴿۱﴾ زمین پرآہستہ چلتے ہیں اور

﴿۲﴾ جب جاہل اُن سے بات کریں تو کہتے ہیں بس تجھے (دورہی سے) سلام' اور

﴿۳﴾ وہ جورات کاٹتے ہیں اپنے رب کیلئے سجدے اور قیام (یعنی نماز میں) اور

﴿۴﴾ وہ عرض کرتے ہیں **ربنا اصرف عنا عذاب جھنم ان عذابھا کان غراما۔ انھا ساء ت مستقرا و مقاما۔** (اے ہمارے رب! ہم سے پھیردے جہنم کا عذاب' بے شک اُس کا عذاب گلے کا غل ہے' بے شک وہ بہت ہی بری ٹھہرنے کی جگہ ہے) اور

﴿۵﴾ وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر رہیں اور

﴿۶﴾ وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور ﴿۷﴾ اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی' ناحق نہیں مارتے (قتل نہیں کرتے)

﴿۸﴾ اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا' بڑھایا جائے گا اُس پر عذاب قیامت کے دن اور ہمیشہ اُس میں ذلت سے رہے گا' مگر

﴿۹﴾ جوتوبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھے (صالحہ) کام کرے تو اُن کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور جو توبہ کرے اور اچھا کام کرے وہ اللہ کی طرف رجوع لایا جیسا چاہیئے تھا۔

﴿۱۰﴾ اور جوجھوٹی گواہی نہیں دیتے۔

﴿۱۱﴾ اور جب بیہودہ پر گزرتے ہیں (اس میں شرکت کی بجائے) اپنی عزت سنبھالے گزرجاتے ہیں اور

﴿۱۲﴾ وہ کہ جب انہیں ان کے رب کی آیتیں یاد دلائی جائیں' ان پر بہرے اندھے ہوکر نہیں گرتے (بلکہ غوروفکر کرتے ہیں) اور

﴿۱۳﴾ وہ جوعرض کرتے ہیں: **ربنا ھب لنا من ازواجنا و ذریتنا قرۃ اعین واجعلنا للمتقین اماما** ۔ اے ہمارے رب ہمیں دے ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوابنا

انعام: ان (رحمٰن کے بندوں) کو جنت کا سب سے اونچا بالاخانہ انعام ملے گا۔ بدلہ ان کے صبر کا اور وہاں مجرے اور سلام کے ساتھ ان کی پیشوائی ہوگی۔ ہمیشہ اس میں رہیں گے' کیا ہی اچھی ٹھہرنے اور بسنے کی جگہ ہے۔

(پارہ۱۹، رکوع۴)

(از: نائب محدث اعظم پاکستان مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب ﷬)

☆☆☆☆☆☆☆

درسِ حدیث　　　سایۂ رحمت

نہنگ و اژدہاؤ شیرِ نر مارا تو کیا مارا
بڑے موذی کو مارا نفسِ امارہ کو گر مارا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات اشخاص کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنا سایۂ رحمت عطا فرمائے گا جس دن اس کے سایۂ رحمت کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔

﴿۱﴾ عادل حکمران

﴿۲﴾ نوجوان عبادت گزار

﴿۳﴾ وہ شخص ایک نماز پڑھ کر مسجد سے نکلے تو دوبارہ واپسی تک اس کا دل مسجد کے ساتھ معلق رہے۔

﴿۴﴾ وہ دو شخص جن کی اللہ کیلئے محبت ہوئی اسی پر ان کا ملاپ ہو اور اسی پر ان کی جدائی ہو۔

﴿۵﴾ وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کو یاد کرے اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں۔

﴿۶﴾ جس شخص کو حسب و جمال والی عورت اپنی طرف بلائے اور وہ کہے میں اللہ کے خوف کے باعث تیرے قریب نہیں آسکتا۔

﴿۷﴾ وہ شخص جو اللہ کی رضا کو مدنظر رکھتے اور ریاکاری سے بچتے ہوئے ایسے خفیہ طریقہ سے صدقہ دے۔ کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا ہے۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۶۸)

سبحان اللہ: معلوم ہوا کہ حکمرانوں کا عدل و انصاف نوجوانی میں عبادت، مسجد سے قلبی تعلق فی سبیل اللہ محبت، خوفِ خدا سے آنسو بہانا اور ناجائز تعلقات سے نفس کو روکنا، خلوصِ نیت سے صدقہ کرنا، سایۂ رحمت سے بہرہ ور ہونے کا باعث ہے۔

(از: مفتیٔ اعظم پاکستان پیر ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ)

بیماری سے محفوظ رہنے کی دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَ فَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا (ترمذی شریف۔ ابواب الدعوات)

﴿﴾ کسی بیمار کو دیکھ کر یہ دعا ایک بار پڑھ لی جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دعا کا پڑھنے والا اس بیماری سے ہمیشہ کیلئے محفوظ ہو جائے گا۔

نوٹ: تین قسم کی بیماری والے کو دیکھ کر یہ دُعا نہ پڑھیں:

(۱) زکام کہ اس کی وجہ سے بہت سی بیماریوں کی جڑ کٹ جاتی ہے۔

(۲) خارش کہ اس سے امراض جلد یہ جذام وغیرہ کا انسداد ہوتا ہے۔

(۳) آشوب چشم کہ نابینائی کو دفع کرتا ہے۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت، جلد اوّل، صفحہ ۲۳)

اصحاب کہف کے ناموں کی برکات

صدر الافاضل مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قوی تر اقوال یہ ہیں کہ ان کی تعداد سات تھی۔ اگرچہ ان کے ناموں میں کسی قدر اختلاف ہے لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت پر جو تفسیر خازن میں ہے ان کے نام یہ ہیں: مکسلمینا...... یملیخا...... مرطونس...... بینونس...... سارینونس...... ذونوانس...... کشفیط...... طنونس...... اور ان کے کتے کا نام قطمیر ہے...... ☆ یہ اسماء لکھ کر دروازے پر لگا دیئے جائیں تو مکان جلنے سے محفوظ رہتا ہے۔ ☆ سرمایہ پر رکھ دیئے جائیں تو چوری نہیں ہوتا۔ ☆ کشتی یا جہاز ان کی برکت سے غرق نہیں ہوتا۔ ☆ بھاگا ہوا شخص ان کی برکت سے واپس آجاتا ہے۔ ☆ کہیں آگ لگی ہو اور یہ اسماء کپڑے پر لکھ کر ڈال دیئے جائیں تو وہ بجھ جاتی ہے۔ ☆ بچے کے رونے، باری کے بخار، دردِ سر، ام الصبیان، خشکی و تری کے سفر میں جان و مال کی حفاظت، عقل کی تیزی، قیدیوں کی آزادی کیلئے یہ اسماء لکھ کر بطریق تعویذ بازو میں باندھے جائیں۔ (تفسیر خزائن العرفان)

حمد خالقِ کُل

آغاز تیرے نام سے تو ہی رحیم ہے
ہے مہربان تو ہی تو ہی کریم ہے
سب حمد ہے تجھی کو تعریف تیرے لائق
سارے جہان کا تو ربّ کریم ہے
روزِ جزا کے مالک و شام و سحر کے خالق
سلطانِ ہر دو عالم تو ہی علیم ہے
تیری کریں عبادت تجھ سے ہی مدد چاہیں
تو ہی بڑا ہے سب سے تو ہی عظیم ہے
وہ راہ ہمیں دکھانا اُس راہ پر چلانا
جو راہ میرے مولیٰ رہِ مستقیم ہے
اُس راہ سے بچانا رستہ نہ وہ دکھانا
جو گمرہوں کی راہ ہے راہِ جحیم ہے
دونوں جہاں میں کوئی ہمسر نہیں ہے تیرا
حفیظ و علیم ہے تو عزیز و حکیم ہے
نیازؔی ہے بندہ تیرا تیری بخششوں کا طالب
غفور الرحیم ہے تو رؤف و رحیم ہے

نعت مالکِ کُل

شان جھلکتی ہے شاہِ عرب کی قرآن کی آیات سے
خالق کل ہے واصف عظمت اپنے ارشادات سے
''والفجر'' سے اُن کا حسن عیاں ''والشمس'' ہے ان کا جلوہ
''والضحیٰ''، ''واللیل'' بنے ہیں اُن کے دن اور رات سے
قولِ خدا ہی قول نبی ہے قول نبی ہے قولِ خدا
اُن کے ہی اقوال ہیں ظاہر قرآں کی آیات سے
اُن سے کچھ بھی مخفی نہیں ہے کچھ بھی اُن سے دور نہیں
حاضر ناظر شاہد ہیں وہ واقف سب حالات سے
کونین میں اُن کا راج ہمیشہ محشر کے سرتاج وہی
بعد خدا ہیں وہ ہی برتر ساری کائنات سے
گلشن گلشن خوشبو اُن کی چمن چمن ہے نکہت اُن کی
مہک رہے ہیں دونوں عالم رحمت کی برسات سے
نعتیں سننا لکھنا پڑھنا فیض رضؔا سے نیازؔی کو
برأت اس کی برات میں ہوئی نعتوں کی بارات سے

نتیجہ فکر: الحاج محمد حفیظ نیازی ایڈیٹر
(ماہنامہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ)

چیدہ چنیدہ......فیض رسول فیضاؔن

حضرت امام محمد علیہ الرحمۃ

فقہ میں رکھتے تھے وہ پایہ بلند
قدر و قیمت آپ کی ہے ارجمند
بوحنیفہ کے وہ تلمیذ رشید
ذات اُن کی ہر جہت سے دلپسند

اورنگزیب عالمگیر

تخت و تاجِ مغلیہ کی شان اور توقیر تھے
زہد و تقویٰ کی وہ جیتی جاگتی تصویر تھے
زیبِ اورنگِ شہنشاہی تھی اُن کی شخصیت
اکثر اوصاف آپ کے فیضاؔن عالم گیر تھے

علامہ امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ

علم و عرفاں میں تھے لاجواب آدمی
حضرت علامہ امجد علی اعظمی
اُن کی پہچان ''صدر الشریعہ'' لقب
ہر زماں اُن کی محسوس ہو گی کمی

علامہ عطا محمد بندیالوی علیہ الرحمۃ

محمد عربی ﷺ کی عطا کا مظہر تھے
وہ علمِ دین کا سمٹا ہوا سمندر تھے
محیطِ خدمتِ اسلام کے شناور تھے
صدف ہے درس تو وہ تابدار گوہر تھے

سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی علیہ الرحمۃ

بین الاقوامی مقام و مرتبہ تھا آپ کا
لہجۂ پُرسوز کتنا دل ربا تھا آپ کا
مجھ پہ فرمائی سدا فیضاؔن شفقت آپ نے
جذبۂ مہر و مروّت بے بہا تھا آپ کا

جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء

مٹی میں برہمن کے ارادے ملا دیئے
ٹھاکر کے پاک فوج نے چھکّے چھڑا دیئے
کامِ آ گئیں دعائیں بزرگانِ دین کی
فیضاؔن ہم نے عہد نبھا کر دکھا دیئے

یومِ تحفظ ختم نبوت

ہے یہی مُرسل خاتم ﷺ کے غلاموں کا شعار
جان و دل، ختمِ نبوت پہ لُٹاتے رہنا
آج بھی رُوحِ نورانی (رحمۃ اللہ علیہ) کی صدا ہے، فیضاؔن
فرض آقا ﷺ سے محبت کا نبھاتے رہنا

دُعائے صحت

ابوداؤد قبلہ حاجی صادق
سراپا زہد و تقویٰ کی علامت
طفیل مصطفےٰ ﷺ رکھ ان کو مولا!
سلامت باکرامت، تاقیامت

برما کے مسلمانوں کا قتل عام

ستم یہ ہے کہ برما کے مسلماں!
شہید و قتل پیہم ہو رہے ہیں
اجارہ دار امنِ عالمی کے
خدا جانے کہاں پر سو رہے ہیں

لوڈشیڈنگ

رمضان میں بھی واپڈا والے ڈٹے رہے
روزے بھی جلس و تیرہ شبی میں اٹے رہے
سُکھ چین سے ہمارے روابط کٹے رہے
فیضاؔن دل کے چاک پھٹے تھے پھٹے رہے

تحریک ختم نبوت

عقیدہ ختم نبوت دین متین اسلام کی اساس و بنیاد ہے۔ پوری اُمت مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ از روئے قرآن و حدیث سرکار دو عالم ﷺ آخری نبی ہیں اور جو اس کا انکار کرے وہ کافر و مرتد ہے۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا:

فتح باب نبوت پہ بے حد درود...... ختم دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

جب بھی جھوٹے مدعیان نبوت اُٹھے تو اُن کے خلاف جہاد کیا گیا' سب سے پہلے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس فتنہ کا مقابلہ کر کے دافع ارتداد و فاتح مسیلمہ کذاب ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔

برصغیر میں جب اس فتنہ نے سر اُٹھایا تو اکابرین اہلسنّت بالخصوص اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی و ان کے صاحبزادگان' امیر ملّت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب اور تاجدار گولڑہ پیر سید مہر علی شاہ صاحب (رحمۃ اللہ علیہم) نے اس فتنہ کا ڈٹ کر مقابلہ کیا' مرزے کو بھگایا حتیٰ کہ وہ عبرتناک موت سے ہمکنار ہوا اور پھر ۱۹۷۴ء میں ۷ستمبر کا وہ تاریخی دن آیا جب علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی اور شہزادۂ صدر الشریعہ علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری (رحمۃ اللہ علیہم) وغیرہ کی قرارداد پر پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر مرزائیوں' قادیانیوں کو کافر و مرتد اور غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔

حضرت نباضِ قوم مدظلہ کا مجاہدانہ کردار: اپنے شیخ کامل محدث اعظم پاکستان ابوالفضل مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۷۰ھ/ یکم ستمبر ۱۹۵۱ء کو جب نباضِ قوم علامہ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ گوجرانوالہ تشریف لائے اور مرکزی جامع مسجد زینت المساجد میں خطابت کے فرائض سنبھالے تو چند ماہ بعد ہی ملک میں ختم نبوت کی تحریک شروع ہوگئی' جس میں آپ نے بھرپور مجاہدانہ کردار ادا کیا۔ ❁ جامع مسجد زینت المساجد کے دیرینہ نمازی خواجہ محمد شمس الغنی کے بقول: جب ختم نبوت کی پہلی تحریک چلی تو شیخ محمد بشیر ایس پی نے میرے والد محترم خواجہ محمد عبدالغنی مرحوم (جن کے ایس پی صاحب سے دوستانہ مراسم تھے) کو کہا کہ "مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کو پیغام پہنچائیں کہ ختم نبوت کا مسئلہ بیان نہ کریں' اس سے لوگوں میں اشتعال پھیل رہا ہے وگرنہ گرفتار کر لیا جائے گا"۔ والد صاحب نے میری ڈیوٹی لگائی کہ میں ایس پی صاحب کا پیغام حاجی صاحب کو پہنچاؤں۔ چنانچہ میں زینت المساجد حاضر ہوا تو حاجی صاحب مسجد کے صحن میں کچھ ورد کرتے ہوئے چکر لگا رہے تھے' سلام عرض کرنے کے بعد میں نے ایس پی صاحب کا پیغام دیا تو آپ فرمانے لگے "کیسے ہوسکتا ہے کہ مَیں اس عظیم مسئلہ کو بیان کرنے سے اجتناب کروں۔ نہیں یہ ہرگز نہیں ہوسکتا' یہ ممکن ہی نہیں' ہاں گرفتاری دے دوں گا اور میں تو ابھی گرفتاری پیش کرنے کیلئے تیار کھڑا ہوں"۔ چنانچہ حاجی صاحب نے گرفتاری دے دی' پولیس والے گرفتار کرتے ہی آپ کو شیخ محمد بشیر کے پاس لے گئے جس نے آپ سے بڑا سخت رویہ اختیار کیا اور پھر آپ کو پابند سلاسل کر دیا گیا۔ اُدھر صبح سویرے شیخ محمد بشیر ایس پی ہمارے گھر کے دروازے پر کھڑے تھے اور کہنے لگے "مولانا محمد صادق صاحب کیا آدمی ہیں' مجھے تو ساری رات نیند ہی نہیں آئی' مجھے اُن کے پاس لے چلو" چنانچہ شیخ محمد بشیر میرے والد بزرگوار کو ساتھ لے کر جیل پہنچے اور حاجی صاحب سے معافی مانگنے لگے تو آپ نے فرمایا "میں نے تو آپ کو کچھ نہیں کہا" ❁ حضرت نباضِ قوم نے ایک دو مرتبہ خود بتایا کہ "ختم نبوت کی تحریک میں قید کے دوران ایک پولیس آفیسر نے مجھے چھڑی بھی ماری اور معافی نامہ لکھنے پر زور دیا' جس پر میں نے کہا کہ یہ ہرگز نہیں ہوسکتا' عقیدہ ختم نبوت کیلئے ہماری جان اور سب کچھ حاضر ہے۔ کچھ وقت بعد وہ پولیس آفیسر معافی مانگنے آیا تو میں نے اُس سے کہا کہ "جو ہونا تھا وہ ہوگیا۔ مجھ سے نہیں' اللہ و رسول (جل جلالہٗ و

ﷺ) سے معافی مانگیں جن کی رضا کیلئے ہم میدان عمل میں ہیں''۔

مخالفین کی گواہی: مجاہد تحریک ختم نبوت علامہ خالد حسن مجددی رقمطراز ہیں ''حق گوئی و گستاخان رسول کی گوشمالی کرنے پر حضرت مولانا محمد صادق صاحب پر مقدمات قائم ہوئے حضرت پابند سلاسل اور جیل خانہ کی رونق بنے۔ اس بات کو مکمل کرنے سے پہلے عرض کروں ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں حضرت بھی جیل گئے مجھے ایک دوسرے مسلک کے بہت بڑے ''عالم'' نے خود بتایا کہ ''دوسرے علماء جیل میں خوش گپیوں میں وقت گزارتے تھے مگر حضرت الگ یادِ خدا میں مگن رہتے' اگر مولانا محمد صادق میرے مسلک کے ہوتے تو ہم اُن کی بیعت کرتے' اُن کے زہد و اتقاء سے ہم بہت متاثر تھے''۔ اس دور میں کافی علماء معافی نامہ داخل کر کے واپس آ گئے مگر حضرت نباضِ قوم مدظلہ نے استقامت کے ساتھ مشقتیں اُٹھائیں''۔ ❁ الحاج محمد حفیظ نیازی ایڈیٹر ماہنامہ رضائے مصطفےٰ کے بقول: ایک غیر مقلد دوکاندار سے کسی نے کہا کہ تحریک کے دنوں میں تمہارے مولوی اسماعیل خطیب چوک نیائیں جیل میں ہمارے مولانا محمد صادق صاحب کے ساتھ اکٹھے رہے ہیں' وہاں کی کوئی بات سناتے ہیں یا نہیں؟ اس دوکاندار نے کہا ''پچھلے جمعہ کی نماز کے بعد ہم چند دوست اُن کے پاس مسجد میں بیٹھے تھے' کسی نے اُن سے پوچھا ''آپ اور مولوی صادق صاحب جیل میں اکٹھے تھے اُن کی کوئی بات سنایئے''۔ مولوی اسماعیل سلفی نے کہا ''اگر مولوی صادق میرے عقیدے کا ہوتا تو میں روزانہ اُس کے پاؤں دھو کر پینا اپنے لئے فخر سمجھتا''۔ (بحوالہ ماہنامہ رضائے مصطفےٰ شوال المکرّم ۱۴۳۰ھ مطابق اکتوبر ۲۰۰۹ء)

شیخ کامل کی دستگیری: حضرت نباضِ قوم مدظلہ نے ایک تحریر میں لکھا کہ ''پہلی تحریک ختم نبوت کے دوران فقیر جب ملتان جیل میں قید کاٹ رہا تھا تو حضور محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے کمال مہربانی فرماتے ہوئے مجاہد اہلسنّت مولانا محمد بشیر رضوی رحمۃ اللہ علیہ (رڈیالہ گوجرانوالہ) کو وہاں بھیج کر جیل میں ضروریات کی اشیاء سے دستگیری فرمائی''۔ (بحوالہ ماہنامہ رضائے مصطفےٰ شعبان المعظم ۱۴۲۱ھ بمطابق نومبر ۲۰۰۰ء)

مرزائی خاندانوں کا قبول اسلام: ۱۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۴ھ بمطابق ۲ جون ۱۹۷۴ء متعدد مرزائی خاندانوں نے برضا ؤ رغبت مولانا ابوداؤد محمد صادق کے پاس حاضر ہو کر دین اسلام و مذہب حق اہلسنّت و جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ توحید و رسالت اور ختم نبوت کی شہادت دی اور مرزائیت سے توبہ کرتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی کو دجال' کذاب اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔ نو مسلمین سے توبہ نامہ پر باقاعدہ دستخط حاصل کئے گئے اور شادی شدہ مرد و عورت کا دوبارہ نکاح پڑھایا گیا۔ اس لئے کہ مرتدین کا نکاح کالعدم ہوتا ہے۔ (نامہ نگار)

(بحوالہ ماہنامہ رضائے مصطفےٰ جمادی الاخریٰ ۱۳۹۴ھ بمطابق جولائی ۱۹۷۴ء)

سنی رضوی تشخص برقرار: حضرت نباضِ قوم مدظلہ نے تحریک ختم نبوت کی دونوں تحریکوں میں بھرپور حصہ لیا لیکن اپنے پیر و مرشد حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی طرح اپنا سنی رضوی تشخص برقرار رکھا۔ تحریک ختم نبوت کے دنوں میں بعض بدعقیدہ لوگوں نے حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو پیشکش کی کہ وہ اُن کے پروگراموں کی صدارت کریں تو آپ نے برجستہ فرمایا ''فقیر ایسے پروگراموں کی صدارت نہیں سدا رد کرتا ہے''۔ اس سلسلہ میں حضرت نباضِ قوم کا معاملہ بھی ملاحظہ فرمائیں: بتاریخ ۲۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۴ھ بمطابق ۱۹ جون ۱۹۷۴ء گوجرانوالہ کی ۱۴ مذہبی و سیاسی تنظیموں کے ایک مشترکہ اجلاس میں مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کی عدم شمولیت و غیر موجودگی کے باوجود آپ کو بالاتفاق مجلس عمل کا صدر منتخب کیا گیا مگر آپ نے اس فیصلہ سے عدم اتفاق کا اظہار کرتے ہوئے اپنے بعض

حالات و (شرعی) مجبوریوں کے باعث اس عہدۂ صدارت کو قبول نہیں فرمایا اور اس امر کا اعلان کیا کہ "جہاں تک ہو سکا انشاء اللہ حسب سابق وحسب استعداد خدمت دین وتحفظ ختم نبوت اور ردّ مرزائیت کا سلسلہ انفرادی، اجتماعی اور تحریری وتقریری طور پر جاری رکھا جائے گا"۔ واللہ الهادی الموفق

(بحوالہ ماہنامہ رضائے مصطفیٰ جمادی الاخریٰ ۱۳۹۴ھ بمطابق جولائی ۱۹۷۴ء)

حضرت نباض قوم نے ختم نبوت کے حوالہ سے ایک بڑا اہم مضمون "رحمۃ اللعالمین ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا بیان" تحریر فرمایا جو اشتہار و کتاب کی شکل میں کئی مرتبہ شائع ہوا اور "براہین صادق" کتاب میں بھی موجود ہے۔ علاوہ ازیں آپ نے وقتاً فوقتاً ماہنامہ رضائے مصطفیٰ میں مرزائیوں اور اُن کے ہمنواؤں کا خوب ردّ کیا۔ اس سلسلہ میں چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیں:

آہ یہ تعلیم یافتہ جہالت: دیگر کئی ملکی معاملات کی طرح یہ بھی ایک زبردست المیہ ہے کہ ملک کا تعلیم یافتہ کہلانے والا طبقہ بالخصوص لیڈران وحکمرانوں کا ٹولہ "پیدائشی مسلمان" تو ہے لیکن الا ماشاء اللہ اُن کی اکثریت دل و دماغ کے لحاظ سے محمدی مسلمان ہونے کی بجائے ماڈرن مسلمان ہے اور وہ مسلمانی میں فرمانبرداری کی بجائے من مانی وسینہ زوری کا سلسلہ روا رکھتے ہیں، جو سراسر اُن کی تعلیم یافتہ جہالت کا نتیجہ ہے۔ ﴿﴾ گذشتہ دنوں وزیر اعلیٰ پنجاب منظور وٹو کے قادیانی باپ کے مرنے پر اس بات کا تو بڑا پراپیگنڈا کیا گیا کہ وزیر اعلیٰ نے قادیانی باپ کا جنازہ نہیں پڑھا لیکن دوسری طرف تعزیت کیلئے آنے والوں کا تانتا بندھا رہا اور ایصالِ ثواب ودعائے مغفرت بھی ہوتی رہی۔ چنانچہ ۲۲ جولائی ۱۹۹۵ء کے روزنامہ پاکستان میں ایک تصویر شائع ہوئی جس میں خود وزیر اعلیٰ، صدر لغاری، نوابزادہ نصر اللہ اور جتوئی ننگے سر نمایاں نظر آ رہے ہیں اور تصویر کے نیچے لکھا ہے کہ "صدر لغاری، نصر اللہ، غلام مصطفیٰ جتوئی اور دیگر رہنما میاں جہانگیر وٹو (متوفی قادیانی) کو ایصالِ ثواب کیلئے فاتحہ خوانی کر رہے ہیں"۔

﴿﴾ یہ ہے نام نہاد پاکستانی قیادت اور نام نہاد تعلیم یافتہ ماڈرن مسلمانوں کا دوغلہ کردار، جنہیں اتنی بھی دینی سمجھ بوجھ نہیں کہ جن بے دین اور مرتد لوگوں قادیانیوں (وغیرہم) کی نماز جنازہ جائز نہیں اُن کیلئے ایصالِ ثواب وفاتحہ خوانی کرنا بھی بحکم قرآن وحدیث حرام ہے۔ ایسے لوگوں کے متعلق تو یہی کہا جاسکتا ہے کہ

ع......مر گئے مردود نہ فاتحہ نہ درود

کاش اور نہیں تو نوابزادہ نصر اللہ خاں کو ہی اس بات کا علم ہوتا کہ قادیانیوں جیسے مرتدین کو مسلمان جان کر اُن کیلئے ایصالِ ثواب وفاتحہ خوانی کرنا خود اپنی مسلمانی سے ہاتھ دھو بیٹھنا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

(بحوالہ ماہنامہ رضائے مصطفیٰ ربیع الاول ۱۴۱۶ھ بمطابق اگست ۱۹۹۵ء)

جو نقش قادیاں نظر آئے مٹا دو

گوجرانوالہ سے لاہور جاتے ہوئے کامونکی سے کچھ آگے بائیں طرف ایک گاؤں "قادیاں" کا بورڈ دیکھ کر بہت تشویش و روحانی کوفت محسوس ہوتی تھی۔ چنانچہ اس سلسلہ میں نباضِ قوم علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب نے اُس وقت کے صدر پاکستان محمد رفیق تارڑ سے بھی گورنر ہاؤس لاہور میں بات کی اور ایک مرتبہ وہاں (مذکورہ گاؤں میں) فقیر راقم الحروف اور صاحبزادہ محمد رؤف رضوی سلمہٗ کے ہمراہ تشریف بھی لے گئے اور وہاں کے اہلسنّت حضرات کو اپنی تشویش سے آگاہ کیا اور منظم طور پر "قادیاں" نام بدلوانے کا مشورہ دیا اور مؤثر طور پر اس کام کیلئے توجہ دلائی۔ دیگر کئی حضرات نے بھی موقع بموقع باغیان ختم نبوت کے بھارتی مرکزی یاد دلانے والے اس نام کی تبدیلی کیلئے کوشش جاری رکھی تا آنکہ ۲۲ جون ۲۰۰۰ء کے اخبارات میں یہ فرحت اثر خبر سامنے آئی کہ ﴿﴾ "کمشنر گوجرانوالہ ڈویژن خوشنود اختر لاشاری نے تحصیل کامونکی کے گاؤں موضع قادیاں کا نام تبدیل کر کے خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی کی نسبت سے "عثمان نگر"

رکھنے کی منظوری دے دی ہے۔ مذکورہ گاؤں کا نام مرزا غلام احمد قادیانی کے آبائی قصبہ قادیاں (مشرقی پنجاب، بھارت) سے منسوب تھا، جس کی بدولت عام تاثر یہ پایا جاتا تھا کہ گاؤں کے تمام مکین قادیانی ہیں۔ حالانکہ ۸۵ فیصد سے زائد آبادی مسلمان ہے۔ اہالیان گاؤں رانا محمد اکرم خان، رانا فقیر محمد چوہدری، میاں زاہد و دیگر افراد نے کمشنر گوجرانوالہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے استدعا کی ہے کہ تبدیلی نام کا باقاعدہ نوٹیفکیشن فی الفور جاری کیا جائے"۔ اس پر حضرت نباضِ قوم مدظلہ نے فرمایا: **الحمدللہ** کچھ عرصہ قبل ربوہ کے نام کی منسوخی کے بعد قادیاں نام کی منسوخی اور عثمان نگر نام رکھنے کی یہ خوشخبری سننے میں آئی۔ کاش ربوہ کی منسوخی کے بعد وہاں بھی تحریک ختم نبوت کے قائد اول و مجاہد اعظم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے نام پر صدیق نگر یا صدیق آباد نام رکھا جاتا۔ خدا کرے کہ آئندہ ہی کوئی ایسی سبیل میسر آجائے۔ آمین

جھوٹا حلف اُٹھانے والا مرزائی پاگل ہوگیا

ملکوال گورنمنٹ ہائی سکول پنڈ کلو کا کے قادیانی ہیڈ ماسٹر مبارک احمد باجوہ اور اسکول کے کلرک ظفر شاہ کے مابین مباہلہ ہوا، جس میں (معاذ اللہ) قادیانی نے قرآن پاک پر ہاتھ رکھ کر غلام قادیانی کو نبی کہنے کا اعلان کیا جبکہ ظفر شاہ کلرک نے قرآن پاک پر ہاتھ رکھ کر حضور محمد رسول اللہ ﷺ کے آخری نبی ہونے اور مرزا غلام احمد قادیانی کے دجال و کذاب ہونے کا اعلان کیا۔ چنانچہ ظفر شاہ اس میں فتح یاب و شاداں و فرحاں ہوئے جبکہ تھوڑی دیر بعد مرزائی ہیڈ ماسٹر پاگل ہوگیا اور اسے معطل کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

(روزنامہ اوصاف اسلام آباد بحوالہ ماہنامہ رضائے مصطفےٰ ربیع الآخر ۱۴۲۰ھ بمطابق جولائی ۲۰۰۰ء)

سانحۂ ربوہ: ختم نبوت کی تحریکوں میں کروڑوں افراد نے حصہ لیا، لاکھوں علماء و مشائخ اور عوام کو جیل خانوں میں بند کر دیا گیا اور ختم نبوت کا نعرہ بلند کرنے والے ہزاروں عاشقانِ ناموسِ رسالت (ﷺ) کے سینے گولیوں سے چھلنی کر دیئے گئے۔ آخر کار ۱۹۷۳ء میں آزاد کشمیر اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر بارش کے پہلے قطرے کا کام کیا گیا۔ ملک بھر میں خوشی و مسرت کے شادیانے بجائے گئے۔ اس فیصلے نے مسلمانوں کو ایک ولولۂ تازہ دیا۔

دوسری طرف مئی ۱۹۷۴ء میں نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء کا ایک گروپ سیر و تفریح کی غرض سے چناب ایکسپریس سے پشاور جا رہا تھا، جب ٹرین ربوہ پہنچی تو قادیانیوں نے اپنے معمول کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی کی خرافات پر مبنی لٹریچر تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ نوجوان طلباء اس سے مشتعل ہوگئے۔ طلباء اور قادیانیوں کے مابین تکرار ہوگئی۔ طلباء نے تکبیر و رسالت، ختم نبوت زندہ باد اور قادیانیت مردہ باد کے نعرے لگائے۔ قادیانیوں نے اُس وقت تو اس گروپ کو جانے دیا اور اپنے خفیہ ذرائع سے اس کی واپسی کی تاریخ کا پتہ لگوایا۔ واپسی پر ۲۹ مئی کو طلباء جب ربوہ پہنچے تو قادیانی دیسی ہتھیاروں سے مسلح ہو کر طلباء پر ٹوٹ پڑے اور جس ڈبے میں یہ گروپ سوار تھا اُسے چاروں طرف سے گھیر لیا۔ انہوں نے طلباء کو نہایت بیدردی سے مارنا پیٹنا شروع کر دیا۔ طلباء لہولہان ہوگئے۔ اُن کا سامان لوٹ لیا گیا، آناً فاناً یہ خبر فیصل آباد پہنچ گئی۔ چنانچہ

جانشین محدث اعظم صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی، علماء و عوام اہلسنّت کا ایک بہت بڑا جلوس لے کر فیصل آباد سٹیشن پر پہنچ گئے۔ یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل چکی تھی۔ اس لئے ہزاروں شہری پہلے ہی سٹیشن پر موجود تھے۔ مسلمانوں نے اس کھلی غنڈہ گردی پر زبردست احتجاج کیا اور طلباء کی مرہم پٹی کرائی گئی۔ اگلے روز یہ خبر پورے ملک میں پھیل گئی اور ہر جگہ مظاہروں کا ایک طوفان اُمڈ پڑا۔ اس واقع پر اسلامیان پاکستان کے احتجاج نے تحریک ختم نبوت کو نئی جہت دی۔ عوام کے اس پُرزور احتجاج پر حکومت کے ایوانوں میں کھلبلی مچ گئی بالآخر ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو مرزائیوں کو متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔

گوجرانوالہ: ۶ جمادی الاوّل ۱۳۹۴ھ بمطابق ۳۰ مئی ۱۹۷۴ء بروز جمعرات اخبارات میں واقعہ ربوہ کی انتہائی دلدوز وجگرخراش تفصیل پڑھ کر شہر بھر میں غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی۔ سہ پہر فوری طور پر علمائے شہر کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا' جس میں طے پایا کہ کل جمعۃ المبارک کو تمام مساجد میں مسئلہ ختم نبوت پر خطبہ دیا جائے' واقعہ ربوہ کی مذمت کی جائے اور حکومت کو مرزائیوں کے خلاف مطالبات پیش کئے جائیں۔ نیز نماز جمعہ کے بعد تمام مساجد کے علماء اپنے عوام کو ساتھ لے کر پُرامن طور پر شیرانوالہ باغ میں جمع ہو کر احتجاجی جلسہ کریں اور ہفتہ کے روز مکمل ہڑتال اور مرزائیوں سے بائیکاٹ کیا جائے۔ چنانچہ ان تمام تجاویز کے مطابق پُرامن طور پر عمل درآمد کیا گیا اور نماز جمعہ کے بعد شیرانوالہ باغ کے احتجاجی جلسہ کے اختتام پر شرکاء اجلاس نے ازخود جلوس کی صورت اختیار کر لی اور واقعہ ربوہ کے خلاف پُرامن مظاہرہ کیا۔ شرکاء جلوس جب نعرہ تکبیر اللہ اکبر' نعرہ رسالت یارسول اللہ ﷺ' تاجدارِ ختم نبوت زندہ باد' ختم نبوت زندہ باد بلند کرتے ہوئے اور مرزائیت مردہ باد' مرزا ناصر کو گرفتار کرو' مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دو کا مطالبہ کرتے ہوئے ''مرزائی مسجد'' کے قریب پہنچے تو وہاں سے مرزائیوں نے جلوس پر پتھراؤ شروع کر دیا۔ نیز مختلف اوقات میں متعدد مکانات سے مرزائی مرد و زن نے پُرامن عوام پر فائرنگ کی جس سے شہر میں سخت اشتعال پھیل گیا اور امن وامان کو سخت خطرہ لاحق ہو گیا۔ مگر صوبائی وزیر مال رانا اقبال احمد' مقامی حکام اور علمائے شہر کی شب وروز کوشش سے حالات پر قابو پا لیا گیا جس پر وزیر موصوف اور مذکورہ حکام نے قیام امن کے سلسلہ میں علماء کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔ دوسری طرف پولیس کی اندھا دھند گرفتاریوں اور بغیر تحقیق گرفتار شدگان پر بکثرت دفعات عائد کرنے کے باعث عوام کی طرف سے سخت اضطراب کا مظاہرہ کیا گیا اور مطالبہ کیا گیا کہ گرفتار شدگان کو رہا کیا جائے اور اُن پر عائد کردہ خلاف تحقیق دفعات کو واپس لیا جائے۔

(نامہ نگار) (بحوالہ ماہنامہ رضائے مصطفےٰ جمادی الاخریٰ ۱۳۹۴ھ بمطابق جولائی ۱۹۷۴ء)

تحفظ ختم نبوت ﷺ ایوارڈ: ۱۰ ذیقعدہ ۱۴۳۲ھ/ ۹ اکتوبر ۲۰۱۱ء بروز اتوار انٹرنیشنل سنی سیکرٹریٹ میں جماعت اہلسنّت پاکستان کے زیر اہتمام عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس میں حضرت نباضِ قوم مدظلہ کو جگر گوشہ محدث اعظم پاکستان صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم رضوی چیئرمین سنی اتحاد کونسل و دیگر علماء و مشائخ نے آپ کی علمی و دینی خدمات کے اعتراف میں آپ کو تحفظ ختم نبوت ایوارڈ پیش کیا۔ (فالحمد للہ علیٰ ذالک)

تحریک ختم نبوت کے دوران حضرت نباضِ قوم کا نعرۂ حق

مرزائیت کا ہے جو بانی ...... دور غلامی کی ہے نشانی
انگریزی پودا انگریزی لعنت......انگریز کی لعنت مردہ باد
ختم نبوت زندہ باد ......مرزائیت مردہ باد

(تحریر: الحاج صاحبزادہ ابوالرضا محمد داؤد رضوی گوجرانوالہ)

☆☆☆☆☆☆

الٰہی آسماں کیوں پھٹ نہیں پڑتا ہے ظالم پر!

کویت میں گستاخِ رسول وگستاخِ صحابہ کی پھانسی کا قانون منسوخ

روزنامہ ''مصنف'' حیدرآباد (شمارہ ۹ جون ۲۰۱۲ء) کے مطابق:

کویتی امیر نے شان رسالت اور صحابہ کے بارے میں گستاخی کی سزا کا حکم منسوخ کر دیا۔ کویت میں پیغمبر، صحابہ اور ازواج مطہرات کی شان میں گستاخی کی سزا پھانسی تھی، پارلیمانی فیصلہ منسوخ کرنے پر ارکان پارلیمنٹ برہم ہو گئے۔ ملکی سطح پر اسلامی جماعتوں کے حامی افراد نے بھی اس فیصلے پر شدید احتجاج کیا، کویت کے وزیر عدل واوقاف نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ کویت سے شائع ہونے والے جریدے القبس کی رپورٹ کے مطابق کویت کے امیر شیخ جابر احمد الصباح نے گستاخ رسول کو پھانسی دینے کی سزا کا قانون بدھ کے روز منسوخ کرنے کے احکامات جاری کئے۔ یہ قانون مئی کی تین تاریخ کو پارلیمنٹ نے اکثریت سے پاس کیا تھا، جس کی رو سے گستاخ رسول کے علاوہ صحابہ اور ازواج مطہرات کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کرنے پر پھانسی کی سزا مقرر کی گئی تھی۔ کویتی امیر کے مطابق نئی بننے والے پارلیمنٹ میں اسلامی جماعت الاخوان المسلمون کی اکثریت ہے اور پچاس میں سے ۲۴ نشستوں پر اخوان المسلمون اور سلفی جماعت کے ارکان بیٹھے ہیں۔ ❁ یہ بل پارلیمنٹ کے ارکان نے منظور کروایا تھا، جس کی رو سے کویت میں ذات الٰہی، شان رسالت، صحابہ اور ازواج مطہرات کے بارے میں کسی قسم کی گستاخی کا ارتکاب کرے یا ان کے بارے میں قصداً کوئی گستاخانہ لہجہ استعمال کرے تو قانون کی رو سے اس کو پھانسی کی سزا دی جائے گی۔ کویتی عوام نے اس کی بھرپور حمایت کی تھی۔ پارلیمنٹ کے اس فیصلہ کو سراہا تھا اور اس کی تحسین کی تھی۔

رپورٹ کے مطابق خلیجی ممالک میں سے کویت ایسا ملک ہے جہاں صحابہ اور ازواج مطہرات کی شان میں گستاخی اور مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کرنے والے لیکچرز اور اشاعتی مواد کی طباعت کے واقعات بہت زیادہ کثرت سے رونما ہوتے ہیں۔ ان مذموم حرکات سے کویتی مسلمان مشتعل ہو جاتے ہیں۔ اس ملک میں فرقہ پرستی جنم لیتی ہے اور مذہبی اختلافات کو تقویت ملتی ہے جو ملک میں انارکی اور بے چینی کا سبب بن جاتے ہیں۔ متعدد مرتبہ ایسے واقعات رونما ہونے کے بعد عوام نے حکومت سے بارہا اس معاملہ کو لگام دینے کیلئے قانونی چارہ جوئی کی درخواست کی تھی، حکومتی ادارے بھی اس نوع کی سرگرمیوں سے تنگ آ گئے تھے لیکن کچھ سیاسی مشکلات کے سبب اس کو عملی جامہ پہنانا ممکن نہیں آ رہا تھا۔

اس سال فروری میں ہونے والے انتخابات میں اکثریت حاصل کرنے والی مسلم جماعت اخوان المسلمون نے عوام کی خواہش کے مطابق گستاخی کرنے کے واقعات کو روکنے اور اس کے سدباب کیلئے پارلیمنٹ کے ارکان کی حمایت سے ایک بل تیار کروا کر اُسے پیش کر دیا۔ اس بل کی مخالفت میں صرف ایک فرد کی جانب سے ووٹ ڈالا گیا جبکہ پچاس ارکان پر مشتمل پارلیمنٹ نے بل کی حمایت میں ووٹ دیئے تھے۔ قانون کی رو سے گستاخی کے بعد کویت کے اندر رہنے والے کچھ اقلیتی حلقوں کو اعتراض تھا اور وہ حکومت کے فیصلے پر پارلیمنٹ سمیت مرکزی حکومت سے بھی نالاں تھے جس کی وجہ سے ان کی جانب سے حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا جاتا تھا جبکہ اس کے ساتھ کویت میں

بیرونی قوتوں کی جانب سے جاسوسی اور تخریب کاری کی سرگرمیوں میں بھی تیزی دیکھنے میں آئی تھی اور کویت میں دو مرتبہ خوفناک آتش زدگی کے بڑے واقعات رونما ہو گئے تھے جسے کویتی ذرائع خلیجی ممالک میں کشیدگی پیدا کرنے کیلئے سرگرم ذرائع کی کاروائیاں قرار دے رہے تھے۔

کویت کی حکمراں فیملی کو پارلیمنٹ کا یہ فیصلہ شروع دن سے ہی پسند نہیں تھا تاہم پارلیمنٹ کی واضح اکثریت کے سبب وقتی طور پر اس کو مان لیا گیا تھا۔اس سے قبل بھی حکمران فیملی کی ایک شہزادی نے کویت میں عیسائی کمیونٹی کی ایک تقریب میں شرکت کر کے انہیں یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ وہ انہیں کویت میں کلیسا کیلئے زمین فراہم کرنے میں کردار ادا کرے گی۔شہزادی کے اس بیان پر پارلیمنٹ کے ارکان سمیت ملک کے اسلامی حلقوں نے تشویش کا اظہار کیا تھا اور اسے ناپسندیدہ قرار دیا تھا۔ کویت کی حکمران فیملی کا یہ خیال ہے کہ حالیہ انتخابات میں اسلامی جماعتوں کا برتری حاصل کرنا اور پچاس نشستوں پر کسی بھی ایک خاتون امیدوار کا کامیاب نہ ہونا کویت کی سیاسی ترقی کیلئے نامناسب ثابت ہو رہا ہے۔اس سے ملک پر مذہبی لیبل لگ گیا ہے۔حکمران خاندان کے بعض افراد نے اپنے طور پر یہ تاثر ختم کرنے کی کوشش شروع کی تھی لیکن ذرائع کے مطابق حالیہ پارلیمنٹ کو کویت کی تاریخ کی مضبوط اور مستحکم پارلیمنٹ قرار دیا جاتا ہے۔ پارلیمنٹ کے ارکان نے شاہی فیملی کے کئی ممبران کے ذاتی فیصلوں کو مسترد کیا ہے۔ پارلیمنٹ ملک میں فیصلوں کے اختیار کے حوالے سے کافی حساس اور سنجیدہ واقع ہوئی ہے تاہم کویت کے امیر ملکی آئین کے مطابق پارلیمنٹ کے فیصلے کو رد کر سکتے ہیں اور پارلیمنٹ کے کسی بھی فیصلے کو امیر منسوخ کرنے کا آئینی حق رکھتے ہیں۔اس کے علاوہ حکمران فیملی کا کوئی ایسا فرد جو پارلیمنٹ کا رکن نہ ہو یا ملکی شوریٰ میں رکنیت کا حامل نہ ہو،وہ ملک میں سرکاری سطح پر کسی بھی فیصلے کا مجاز نہیں ہو سکتا......کویت کے امیر کے حالیہ فیصلے پر اسلامی جماعت کے ارکان پارلیمنٹ نے کافی مایوسی ظاہر کی ہے اوران کا کہنا ہے کہ کویت میں ہونے والے گستاخی کے واقعات میں اضافہ ہوگا اور دریدہ دہن افراد کیلئے حوصلہ افزائی کا باعث ہوگا۔

(پیشکش:منظورالحق جلال نظامی)

☆☆☆☆☆☆☆

مزاراتِ مقدسہ کی بے حرمتی کے پے در پے دلخراش واقعات

محترم قارئین کرام! آپ کی توجہ روزنامہ جنگ کراچی میں چھپنے والی ان خبروں کی جانب مبذول کرانا چاہتے ہیں جن میں اہل اللہ کی قبور کی بے حرمتی کئے جانے کو رپورٹ کیا گیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

افریقی ملک مالے میں مبینہ طور پر القاعدہ سے منسلک شدت پسندوں نے ملک کے شمالی علاقے میں مزارات کے خلاف دھاوا بولتے ہوئے ٹمبکٹو شہر میں مشہور صوفی بزرگ سیدی محمود کے مزار سمیت ۳ مزاروں کو تباہ کر دیا ہے۔ دھماکوں کے نتیجے میں سیدی محمود کا ۱۵ ویں صدی میں تعمیر کیا گیا' مزار مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔ اس مزار کو حال ہی میں اقوام متحدہ کے ذیلی ادارے یونیسکو نے تاریخی عالمی ورثہ قرار دیتے ہوئے اسے دنیا کے خطرات سے دوچار عالمی ورثہ کی عمارتوں والی فہرست میں شامل کیا تھا۔ دوسری جانب انصار دین نامی تنظیم نے ان حملوں کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے متنبہ کیا ہے کہ وہ مزید مزارات کو تباہ کریں گے۔ غیر ملکی خبر رساں اداروں کے مطابق ٹمبکٹو میں ایک مقامی امام کے قریبی ذرائع نے بتایا کہ حملہ آور عسکریت پسندوں نے ٹمبکٹو جسے ۳۳۳ بزرگوں والا شہر بھی کہا جاتا ہے' میں تباہی مچا دی ہے' ان کا کہنا تھا کہ مزار کو نقصان پہنچانا ایک جرم ہے۔ عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ اب تک اس علاقے میں تین قدیم مزارات کو تباہ کیا جا چکا ہے۔ انہوں نے اے ایف پی کو بتایا کہ پھاوڑے اور کدال اُٹھائے انصار دین نامی مسلم تنظیم کے حملہ آور ٹمبکٹو میں ہفتہ کو سیدی محمود' سیدی مقطار اور الفا مویا کی قبروں کو تباہ کرتے ہوئے مزید قبروں کی طرف بڑھ رہے تھے۔ دریں اثناء یونیسکو کی ایگزیکٹو کمیٹی کے سربراہ اعلیٰ سندرا کیومنز نے روس میں اے ایف پی کو اپنے بیان میں کہا ہے کہ یہ واقعات ہم سب کیلئے لمحہ فکریہ ہیں۔

(روزنامہ جنگ کراچی یکم جولائی ۲۰۱۲ء)

۱۵ ویں صدی کی تاریخی مسجد پر عسکریت پسندوں کا حملہ:
افریقی ملک مالے کے تاریخی شہر ٹمبکٹو میں ۱۵ ویں صدی کی تعمیر شدہ سیدی یحییٰ کی تاریخی مسجد پر عسکریت پسندوں نے حملہ کر دیا اور معروف مسجد کا دروازہ تباہ کر دیا' تباہ ہونے والا دروازہ بند تھا اور دروازہ صوفی بزرگ سیدی یحییٰ کے مزار کا دروازہ تھا۔ خبر رساں ایجنسی اے ایف پی کے مطابق کچھ عینی شاہدین نے تباہی دیکھ کر آہ وزاری شروع کر دی تھی۔ ثقافتی وراثت کے امریکی ادارے یونیسکو کے مطابق سیدی یحییٰ کی مسجد کا ٹمبکٹو کی تین اہم مساجد میں شمار ہوتا ہے۔ واضح رہے کہ رواں سال کے شروع میں مبینہ طور پر القاعدہ سے منسلک انصار داعین گروہ نے شہر پر قبضہ کر لیا تھا اور مذکورہ گروہ نے اس سے قبل بھی شہر کی کئی زیارت گاہوں کو تباہ کیا ہے۔

(روزنامہ جنگ کراچی ۳ جولائی ۲۰۱۲ء)

حضرت یوسف علیہ السلام کی قبر کی بے حرمتی: یہودی آبادکاروں نے فلسطین کے مغربی کنارے کے شہر نابلس میں حضرت یوسف علیہ السلام کی قبر مبارک کی ایک بار پھر بے حرمتی کی جس پر فلسطینیوں اور انتہا پسند یہودیوں کے مابین شدید جھڑپیں شروع ہو گئیں۔ مرکز اطلاعات فلسطین کے مطابق یہودی آبادکاروں کی آمد سے پہلے اسرائیلی فوجیوں کی بڑی تعداد نے سارے علاقے کو گھیرے میں لے لیا۔ علاقے کی تمام گلیوں اور کالونیوں میں سیکورٹی اہلکاروں کے گشت اور مزار مبارک کے اطراف گھروں کی چھتوں پر قائم چیک پوسٹوں کی موجودگی میں یہودیوں نے مزار پر دھاوا بولا۔

﴾﴿ یہ تین اقتباس آپ نے ملاحظہ فرمائے! یہودی جو اسلام اور مسلمانوں کے سخت دشمن ہیں وہ جو کام کر رہے ہیں وہی کام وہ لوگ بھی کر رہے ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں ان ناپاک حرکات کے بعد ان کا دعویٰ اسلام..... سمجھ نہیں آ رہی کیا کہا جائے؟

خامہ انگشت بدنداں ہے کہ اسے کیا لکھئے

اسلام تو مسلمان کی قبر پر پاؤں رکھنے کی بھی ممانعت کرتا ہے بلکہ اس سے مردہ کو تکلیف پہنچانا بتاتا ہے' جب ایک عام مسلمان کی قبر کی اتنی

اہمیت ہے تو اللہ کے دوست اولیائے کرام کی قبور کے آداب کیا ہوں گے۔اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں' معروف صحافی ڈاکٹر صفدر محمود اس حوالے سے رقمطراز ہیں: عظیم ترین رحیم و کریم ہستی اور ہمارے خالق اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے صرف دو معاملات پر انسان کے خلاف جنگ کا اعلان کیا ہے ورنہ تو ہر گناہ پر ناپسندیدگی کا اظہار اور سزا کا ''وعدہ'' کیا گیا ہے۔بخشش کی اُمید بھی دلائی گئی ہے لیکن جنگ کا اعلان نہیں کیا گیا' جن دو کاموں پر رب تعالیٰ نے اعلان جنگ کیا ہے وہ ہیں اولیائے کرام کی تضحیک اور سود۔ ہمارے دانشور اور عام حضرات دانستہ اور نادانستہ طور پر دونوں گناہوں کا ارتکاب کرتے رہتے ہیں اور اس حوالے سے سزا کی سنگینی کو بھول جاتے ہیں۔ توبہ کے دروازے کھلے رہتے ہیں مگر ان کیلئے جو خلوص نیت سے توبہ کرتے اور تائب ہو جاتے ہیں۔ میں خود ایک کمزور گنہگار انسان ہوں اور اسی یقین سے آسودگی حاصل کرتا ہوں کہ میرا رب مجھ سے ماں کے مقابلے میں ستر گنا زیادہ پیار کرتا ہے لیکن جب اس کی حکم عدولی کی جائے تو پھر یہی محبت جنگ میں بدل جاتی ہے۔اولیائے کرام اللہ کے پیارے ہوتے ہیں۔ان کا ادب واجب بھی ہے اور حب الٰہی کے حوالے سے فرض بھی۔کسی بھی انداز سے اولیاء کرام پر طنز کرنا اور ان کی تضحیک کرنا اللہ کے خلاف جنگ کے زمرے میں آتا ہے۔

(بحوالہ ''جنگ'' ۸ جولائی ۲۰۱۲ء۔بشکریہ ''مصلح الدین'' کراچی اگست ۲۰۱۲ء)

لیبیا میں بھی قبور مقدسہ کی مسماری کی ناپاک تحریک

لیبیا میں امریکہ و یورپ کی وحشت و بربریت کے بعد برسر اقتدار آنے والے عبدالوہاب نجدی کے فکری پیروکاروں نے وہاں آسودہ خاک صحابہ کرام' اہل بیت اطہار' اولیاء کرام کے مزارات مقدسہ کو مسمار کرنے کی ناپاک تحریک شروع کر رکھی ہے۔ماہنامہ ''ضیائے حرم'' اسلام آباد (دسمبر ۲۰۱۱ء) کے مطابق: اس وقت لیبیا میں کچھ لوگ ایک نئی فکر لے کر خودرو پودے کی مانند اُگ آئے ہیں' خود کو سلف صالحین سے وابستہ بتاتے ہیں مگر یہ نرا ظلم ڈھا رہے ہیں اور اس کی حقیقت بہتان وفریب کے سوا کچھ نہیں۔علمائے اعلام' اولیائے کاملین اور شہداء وصالحین کے مزارات کے قبوں کو مسمار کرنا' قبروں کی کھدائی کرنا اور اُن کے (پختہ و بلند) مقبروں کے نشانات اپنے ہاتھوں' کلہاڑوں اور جدید آلات کے ذریعہ اُکھاڑ پھینکنا اُن کے اَہداف و اغراض میں سرفہرست ہے۔ یہ سارا سیاہ کام بلا کسی اطلاع رات کی تاریکیوں میں کر گزرتے ہیں۔ اس منحوس عمل کو اُس فکر جدید کے حاملین کی طرف منسوب کرنے کی وجہ یہ ہے کہ پورے شہر میں بس وہی لوگ نہ صرف ایسے فکر و اعتقاد کے حامل ہیں بلکہ عام افراد میں بھی اس فکر کی ترویج و اشاعت میں وہ سرگرداں نظر آتے ہیں۔اُن کے اپنے خود ساختہ عقیدے کے مطابق اولیاء وصالحین کی قبروں پر قبے اور عمارات تعمیر کرنا کفر و گمراہی ہے۔ یوں ہی اُن پر مساجد بنانا اور ایسی مسجدوں میں نماز ادا کرنا بھی اُن کے نزدیک حرام کے زمرے میں آتا ہے۔حالانکہ انہیں یہ پتا ہوتا ہے کہ ان قبروں میں سے بعض قبریں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے منسوب ہیں' کچھ کبارِ علماء ومشائخ کی ہیں' جن کی پوری زندگی دعوت الی اللہ سے عبارت رہی۔کچھ اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر بعض اسلام مخالف جنگوں میں اپنی جانوں کا نذرانہ لٹا دینے والوں کی ہیں۔اس پر مستزاد یہ کہ جن قبروں کو وہ مسمار کئے دیتے ہیں وہ محکمہ آثارِ قدیمہ کے زیر انتظام ہیں اور اُن میں سے بیشتر پانچ سو سال قدیم ہیں۔ان میں زیادہ تر مزارات اہل بیت رسول ﷺ سے منسوب ہیں جن کے ثبوت آج بھی انٹرنیٹ پر موجود ہیں۔(لیبیا میں اہل اللہ کی قبور مبارکہ کی مسماری کی ناپاک تحریک کے خلاف جامعہ الازہر مصر کے ارباب فقہ و افتاء نے بڑا ہی معرکۃ الآراء' فکر انگیز' ایمان افروز اور چشم کشا فتویٰ بھی رقم فرمایا ہے' جو ماہنامہ ''ضیائے حرم'' کے مذکورہ شمارہ میں شائع ہو چکا ہے)

دعا ہے کہ مولیٰ کریم اپنے فضل و کرم سے اپنے پیارے حبیب کریم ﷺ' صحابہ کرام و اولیاء عظام (رضی اللہ عنہم) کے خلاف گستاخانہ ناپاک تحریک چلانے والوں کا عبرتناک انجام فرمائے اور اُن کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملائے' آمین۔(ادارہ)

☆☆☆☆☆☆☆

چلو دیکھیں وہ بستی جس کا رستہ دل کے اندر ہے

از پروفیسر حافظ محمد عطاالرحمٰن صاحب

کعبۂ تن سے کعبۂ جاں کی جانب سفر کا جو کیف وسرور ہے وہ عشاق ہی جانتے ہیں۔ ہماری بس بھی فراٹے بھرتی ہوئی مدینہ منورہ کی جانب بڑھی چلی جارہی تھی۔ جوں جوں مدینہ منورہ قریب آتا جا رہا تھا' ذوق وشوق اور عجز ونیاز بڑھتا چلا جارہا تھا۔ان کیفیات کو دو آتشہ کرنے کیلئے نعت خوانی ہلکی آواز میں جاری تھی۔بعض زائرین موبائل فون کا سپیکر آن کر کے نعتیں سن رہے تھے' جن تک آواز نہیں پہنچ رہی تھی وہ آواز بڑھانے کا تقاضہ کررہے تھے۔بس ڈرائیور نے جب یہ جذبہ دیکھا تو سپیکر پر الحاج محمد اویس رضا قادری کی آواز میں نعت شریف لگادی' جس کا مطلع یہ تھا:

؎ میں جو یوں مدینے جاتا تو کچھ اور بات ہوتی
دل غمزدہ جو پاتا تو کچھ اور بات ہوتی

بس پھر کیا تھا دل پر ایسی کیفیت طاری ہوگئی جو بیان سے باہر ہے۔ مدینہ منورہ پہنچنے تک بار بار یہی کیسٹ دہرائی گئی۔ خیال آیا کاش کچھ کیسٹیں ہمراہ لاتے تو لطف دوبالا ہوجاتا۔جب یہ شعر گونجا:

؎ پہلے کچھ اشک بہالوں تو چلوں
اک نئی نعت سنا لوں تو چلوں

تو ضبط کا بندھن ٹوٹ گیا اور آنسو پلکوں کا حلقہ توڑ کر راہِ مدینہ میں نچھاور ہونے لگے۔

کوئی سجدوں کی سوغات ہے نہ کوئی
زہد و تقویٰ میرے پاس سرکار ہے
چل پڑا ہوں مدینے کی جانب مگر
میرے دامن میں اشکوں کا اک ہار ہے

ذوالحلیفہ کی جانب سے بس مدینہ منورہ میں داخل ہوگئی۔ مدینہ شریف کے درو دیوار' کوچہ و بازار اور مساجد کے مینار نظر آنے لگے۔آنکھیں مسجد نبوی شریف کے مینار ڈھونڈ رہی تھیں۔چند منٹوں کے بعد اچانک بس ایک لمحے کیلئے ایسی جگہ سے گزری کہ نہ صرف مسجد نبوی شریف کے مینار بلکہ گنبد خضراء شریف کی جھلک بھی نظر آئی۔بے ساختہ یہ شعر زبان پر جاری ہوگیا:

جب مسجد نبوی کے مینار نظر آئے
اللہ کی رحمت کے آثار نظر آئے

بس ہوٹل کے قریب رُکی' یہ ہوٹل محلہ بنی عبدالاشھل میں واقع ہے۔ قریب ہی مسجد الاجابہ ہے۔سامان کمرے میں رکھ کر غسل کیا۔ نئے کپڑے پہنے' خوشبو لگائی اور نعتیں پڑھتے' درود شریف کا ورد کرتے ہوئے حاضریٔ سرکارِ اعظم ﷺ کیلئے چل پڑا۔نمازِ عصر حنفی وقت کے مطابق ادا کی۔اب دل کی دھڑکن تیز ہورہی تھی۔مواجہ اقدس میں سلام عرض کرنے کیلئے جانا تھا۔ہمت نہیں پڑ رہی تھی' کہاں روضۂ سرکار اور کہاں ہم جیسے گنہگار اس حاضری کی اہمیت وعظمت زائر کو یاد کرواتے ہوئے امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

؎ معراج کا سماں ہے کہاں پہنچے زائرو
کرسی سے اُونچی کرسی اسی پاک در کی ہے

خیال ہوا کہ کوئی بزرگ نظر آجائے تو اس کا دامن تھام کر بارگاہِ رسالت میں حاضری دے آؤں۔کوئی عالم دین نظر آجائے تو اس کی انگلی پکڑ کے سلام عرض کر آؤں۔ چہار اطراف نظر دوڑائی لیکن کوئی نظر نہ آیا۔آخر میرے امام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ کا کلام مدد کو آگیا۔روح وذہن کو امام اہلسنّت کے ان اشعار نے منور کردیا:

اُف بے حیائیاں یہ منہ اور تیرے حضور
ہاں تو کریم ہے تیری خُو در گزر کی ہے
تجھ سے چھپائیں منہ تو کریں کس کے سامنے
کیا اور بھی کسی سے توقع نظر کی ہے
جائیں کہاں' پکاریں کسے کس کا منہ تکیں
کیا پُرسش اور جا بھی سگِ بے ہنر کی ہے

یوں محسوس ہوا جیسے امام اہلسنّت کے اس مقبول و محبوب کلام نے میری انگلی پکڑ لی ہے اور اب مجھے باب السلام کی جانب سے خراماں خراماں لئے جا رہا ہے۔ زائرین کا انبوہ کثیر تھا۔ آہستہ آہستہ سنہری جالیوں کے قریب پہنچ گیا۔ پہلی محراب کے ساتھ بڑے خوبصورت انداز میں جلی حروف میں تحریر شدہ حدیث پاک شفاعتی لاھل الکبائر من اُمتی (میری شفاعت میری اُمت کے کبیرہ گناہ والوں کیلئے ہے) نے ڈھارس بندھا دی۔ چند لمحوں بعد ہی سرکار کی سنہری جالی نظروں کے سامنے تھی۔ یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ عاجز یہاں پہنچ چکا ہے۔ چند لمحات کیلئے تو کچھ ہوش ہی نہ رہا۔ آخر ہمت کر کے سلام عرض کیا اور آنکھوں سے اشکوں کا نذرانہ پیش کیا۔

پھر یارِ غار حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں سلام پیش کیا پھر خلیفۂ دوم حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں سلام عرض کیا پھر ان دونوں خلفاء اور رسول اللہ ﷺ کے وزراء کی خدمت میں عرضی پیش کی کہ سرکارِ دوعالم ﷺ کی بارگاہ میں اس عاجز کی سفارش کریں۔ نیت یہ تھی کہ سلام پیش کرنے کے بعد امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کے مذکورہ بالا اشعار پڑھوں گا لیکن حیرت ہوئی کہ بغیر کسی ارادے کے امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کے ہی درج ذیل اشعار زبان پر جاری ہو گئے۔

بد ہیں تو آپ کے ہیں بھلے ہیں تو آپ کے
ٹکڑوں سے تو یہاں کے پلے رخ کدھر کریں
سرکار ہم کمینوں کے اطوار پر نہ جائیں
آقا حضور! اپنے کرم پر نظر کریں
جالوں پہ جال پڑ گئے للہ وقت ہے
مشکل کشائی آپ کے ناخن اگر کریں

بار بار انہی مبارک اشعار جو حسنِ طلب کی بہترین مثال ہیں' کی تکرار کرتا رہا۔ دل کو جب کچھ سکون ہوا تو شیخ طریقت حضرت علامہ الحاج مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی' صاحبزادہ الحاج محمد داؤد رضوی' صاحبزادہ الحاج محمد رؤف رضوی اور دیگر علمائے کرام و احباب اہلسنّت کا سلام بارگاہِ رسالت میں پیش کیا۔ پھر ہاتھ اُٹھا کر مبارک جالیوں کی جانب رخ کئے ہوئے ہی دعا مانگی۔ وہاں سپاہی قبلہ کی طرف رُخ کر کے دعا مانگنے کا کہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے کعبہ کے کعبہ ﷺ کی جانب پشت ہوتی ہے۔ اس لئے زائر کو چاہئے کہ مواجہ شریف کی طرف رُخ کئے ہوئے سرکار کے وسیلے سے دعا مانگے اور نجدی سپاہیوں کی باتوں میں نہ آئے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ حاضری کا صحیح منظر لفظوں میں بیان نہیں ہو سکتا۔ الحاج محمد علی ظہوری نے صحیح کہا ہے:

منظر ہو بیاں کیسے الفاظ نہیں ملتے
جس وقت محمد (ﷺ) کا دربار نظر آئے

سنہری جالیوں میں ایک جانب یا اللہ (جل جلالک) اور دوسری جانب یا محمد (صلی اللہ علیک وسلم) رقم تھا لیکن اب سرکار کے نام مبارک کی دوسری میم کو ی سے بدل کر ''یا مجید'' بنا دیا گیا ہے۔ برا ہو فرقہ وارانہ تعصب کا جس کا یہ نتیجہ ہے کہ سرکار کا نام پاک حرف ندا کے ساتھ انہیں گوارا نہیں لیکن اسے کیا کہئے کہ مواجہہ شریف کے مبارک ستونوں میں حرفِ ندا کے ساتھ یہ اشعار کندہ ہیں:

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِي الْقَاعِ اَعْظُمُهُ
فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَكَمُ
نَفْسِي الفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاكِنُهُ
فِيْهِ الْعَفَافُ وَفِيْهِ الْجُودُ وَالْكَرَمُ

ترجمہ: اے وہ بہترین ہستی جن کا جسدِ اقدس اس میدان میں دفن کیا گیا تو اس کی خوشبو سے میدان اور ٹیلے مہک اُٹھے۔ میری جان فدا ہو اس روضۂ اقدس پر جس میں آپ تشریف فرما ہیں اس میں سراپا پاکدامنی ہیں اور اس میں صاحب جود و کرم ہیں۔ (ﷺ)

مناسب ہے کہ یہاں ان اشعار کا پس منظر بیان کر دیا جائے جو امام محمد بن موسیٰ المزالی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب ''مصباح الظلام

فی المستغیثین بخیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام فی الیقظۃ والمنام‘‘میں یوں بیان کیا ہے:

ایک اعرابی اپنے اونٹ کو تیز دوڑاتے ہوئے آیا‘ اسے بٹھا کر اس کا گھٹنا باندھا۔ پھر روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر بڑے اچھے انداز میں سلام عرض کیا اور بڑی حسین دعا مانگی۔ پھر عرض کرنے لگا یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو وحی کے ساتھ مختص فرمایا اور آپ پر ایسی کتاب نازل فرمائی جس میں اولین و آخرین کا علم جمع کر دیا اور اپنی کتاب میں فرمایا اور اس کا ارشاد یقیناً برحق ہے۔ولو انھم اذظلموا انفسھم جاؤك فاستغفروا اللّٰہ واستغفرلھم الرسول لوجدوا اللّٰہ تواباً رحیماً(اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے)۔میں آپ کی خدمت میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے اور آپ کے رب کی بارگاہ میں آپ کی شفاعت طلب کرتے ہوئے آپ کی بارگاہ ناز میں حاضر ہوا ہوں۔یہی وہ حاضری ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول فرمانے کا وعدہ کیا ہے۔پھر روضۂ اقدس کی طرف متوجہ ہو کر مذکورہ بالا اشعار پڑھے۔’’مصباح الظلام‘‘میں یہ شعر زائد ہے:

اَنْتَ النَّبِیُّ الَّذِیْ تُرجٰی شَفَاعَتُہٗ
عِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا مَازَلَّتِ الْقَدَمِ

(جب پُل صراط پر قدم لڑکھڑا جائیں گے تو آپ ہی وہ نبی ہیں جن کی شفاعت کی اُمید کی جاتی ہے)پھر وہ اپنی اونٹنی پر سوار ہو گیا‘ میں کسی شک اور شبہ کے بغیر یہ کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو وہ مغفرت حاصل کر کے گیا ہے اور اس سے زیادہ بلیغ کوئی درخواست نہیں سنی گئی۔

(امام)محمد بن عبداللہ عتبی نے یہ واقعہ بیان کیا اور اس کے آخر میں بیان کیا کہ مجھ پر نیند غالب آگئی تو مجھے خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی۔آپ نے مجھے فرمایا’’عتبی!اس اعرابی کو جا کر ملو اور اسے خوشخبری سنا دو کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا ہے‘‘۔

قارئین محترم مواجہہ شریف کے ستونوں پر رقم اشعار کا تعارف کچھ طویل ہو گیا۔ذکر ہو رہا تھا امام احمد رضا کے بارگاہِ رسالت میں مقبول کلام کا‘ یقین جانئے امام احمد رضا کے وہ اشعار جو گذشتہ سطور میں تحریر کئے ہیں‘ کی تکرار کی تو ایسا دل مطمئن ہوا اور یوں محسوس ہوا کہ بارگاہِ رسالت کی حاضری مقبول ہو گئی ہے۔اس کیفیت کو بھی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں بیان کیا ہے:

آنسو بہا کے بہہ گئے کالے گنہ کے ڈھیر
ہاتھی ڈباؤ جھیل یہاں چشم تر کی ہے
شر خیز شور سوز شرر دور نار نور
بشریٰ کہ بارگاہ یہ خیر البشر کی ہے

عاصی پڑے رہیں تو صلا عمر بھر کی ہے: حدیث پاک کے مطابق بارگاہِ رسالت میں روزانہ صبح و شام ستر ستر ہزار فرشتے آتے ہیں اور جو ایک مرتبہ حاضر ہو گئے اب ان کی باری قیامت تک نہ آئے گی۔جبکہ ہر زائر کو تقریباً آٹھ دن کا قیام تو ضرور ملتا ہے۔اسی جانب اشارہ کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

معصوموں کو ہے عمر میں ایک بار بار
عاصی پڑے رہیں تو صلا عمر بھر کی ہے

کلام الامام امام الکلام: باردگر عرض ہے کہ اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام سرکارِ دوعالم نور مجسم ﷺ کو محبوب ہے۔لہٰذا زائرین کلام اعلیٰ حضرت کا مجموعہ’’حدائق بخشش‘‘ساتھ رکھیں اور بارگاہِ رسالت کی حاضری میں استغاثہ کرتے ہوئے کلام اعلیٰ حضرت سے مدد لیں۔پھر دیکھیں سرکار کا کتنا اور کیسا کرم ہوتا ہے۔بطور تبرک یہاں چند اشعار تحریر کرتا ہوں‘ جن میں حسن طلب اپنے عروج پر ہے:

واہ کیا جود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محبّ میں نہیں میرا تیرا
تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں
کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا
ایک میں کیا میرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

....

اپنی اک میٹھی نظر کے شہد سے
چارۂ زہرِ مصیبت کیجئے
دے خدا ہمت کہ یہ جانِ حزیں
آپ پر واریں وہ صورت کیجئے

....

میں نثار ایسا مسلماں کیجئے
توڑ ڈالیں نفس کا زنّار ہم
قسمتِ ثور و حرا کی حرص ہے
چاہتے ہیں دل میں گہرا غار ہم
اپنے مہمانوں کا صدقہ ایک بوند
مر مٹے پیاسے ادھر سرکار ہم

....

جن کو سوئے آسماں پھیلا کے جل تھل بھر دیئے
صدقہ ان ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے

....

جنہیں مرقد میں تاحشر اُمتی کہہ کر پکارو گے
ہمیں بھی یاد کر لو ان میں صدقہ اپنی رحمت کا

ایک روز بعد عصر حاضری کے موقع پر اس شعر کو جھولی پھیلا کر بارگاہِ رسالت میں پڑھنے کی سعادت حاصل کی:

لب واہیں، آنکھیں بند ہیں، پھیلی ہیں جھولیاں
کتنے مزے کی بھیک ترے پاک در کی ہے

الحمدللہ یہ بھی سرکار کا کرم تھا، کسی نجدی سپاہی کو دخل اندازی کی جرأت نہ ہوئی۔ ایک روز شیخ محمد اعظم صاحب بھی ہمراہ تھے، جب حاضری دے کر ہم باہر نکلے تو شیخ صاحب کہنے لگے آپ جہاں اتنی دیر کھڑے رہے، وہاں کسی کو ٹھہرنے نہیں دیتے، نہ ہی ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنے دیتے ہیں لیکن آپ کو کسی نے نہیں ٹوکا"۔ جواباً عرض کیا کہ "یہ سرکار کا کرم ہے"

شب برأت کی بہار: الحمدللہ شب برأت مسجد نبوی شریف میں گزارنے کی سعادت میسر آئی۔ گذشتہ حاضری کے موقع پر دیکھا تھا کہ رات کو مسجد نبوی بند ہو جاتی ہے لیکن اب مسجد نبوی شریف کا قدیمی حصہ اور باب السلام و باب البقیع سارا سال ہی رات کو کھلے رہتے ہیں اور ساری رات عشاق مسجد نبوی شریف میں تلاوت قرآن، نوافل، درود شریف و سلام میں مگن رہتے ہیں لیکن اس مقدس رات میں تو ماشاء اللہ مسجد نبوی کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ ایک ترکی زائر جو کہ روانی سے عربی بولتا تھا، سے راقم الحروف نے سوال کیا کہ کیا آپ شب برأت کے بارے میں جانتے ہیں؟ جواباً اس نے کہا کہ کیوں نہیں ہم اچھی طرح جانتے ہیں بلکہ آپ دیکھیں کہ آج کی رات جو بھی ترکی آپس میں ملتے ہیں وہ ایک دوسرے کو شب برأت کی مبارکباد دیتے ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ اس نجدی پروپیگنڈے کا بھی توڑ ہوا کہ شب برأت صرف ہندو پاک میں منائی جاتی ہے۔ باقی ممالک نہیں مناتے، دوران گفتگو اس ترکی زائر نے کہا کہ الحمدللہ مسجد نبوی شریف کی قدیم عمارت ہمارے آباؤ اجداد نے بنانے کی سعادت حاصل کی تھی اور انشاء اللہ ہم دوبارہ آرہے ہیں۔ اس کا اشارہ ترکی میں مسلسل تیسری مرتبہ اسلام پسندوں کا بھاری اکثریت سے الیکشن جیت کر اقتدار میں آنے اور مسلمانوں کا جرأت مندانہ انداز میں عالمی سطح پر دفاع کرنے کی جانب تھا۔

ریاض الجنۃ: سرکارِ دوعالم ﷺ کا ارشاد ہے کہ "میرے گھر اور منبر کا

درمیانی حصہ جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے''۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے لمعات میں لکھا ہے کہ یہ ارشادگرامی حقیقت پر محمول ہے۔ اس طرح کہ بروز قیامت یہ جگہ بعینہٖ جنت الفردوس میں منتقل کر دی جائے گی اور جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہو جائے گی۔ دنیا کی اور جگہوں کی طرح فنا نہ ہو گی۔ امام احمد رضا علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے:

جنت میں آکے نار میں جاتا نہیں کوئی
شکر خدا نوید نجات و ظفر کی ہے
یہ پیاری پیاری کیاری تیرے خانہ باغ کی
سرد اس کی آب و تاب سے آتش سقر کی ہے

امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری علیہ الرحمۃ جب مدینہ طیبہ حاضر ہوتے۔ درج ذیل اشعار پڑھتے اور زار و قطار رونے لگتے:

سب کچھ ملا جو مل گئی اس در کی حاضری
گو ملک و مال و خویش و وطن سے جدا ہوا
قابل تھا نار کے مجھے جنت ہوئی نصیب
اس در کی حاضری سے میری قسمت بدل گئی

الحمد للہ ریاض الجنۃ میں بارہا نوافل کی سعادت میسر آئی۔ بالخصوص اس جگہ پر جس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا ''بے شک میری مسجد میں ایک جگہ ہے اگر لوگ جان جائیں تو بغیر قرعہ اندازی کیئے ہوئے وہاں نماز نہ پڑھ سکیں''۔ اسے ستون قرعہ ستون عائشہ رضی اللہ عنہا بھی کہتے ہیں۔ یہ نام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے بچوں کی ایک جماعت نے ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ وہ جگہ کون سی ہے؟ تو آپ خاموش رہیں۔ تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد بچے چلے گئے۔ صرف آپ کے بھانجے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیٹھے رہے۔ ان سب حضرات نے کہا کہ ہو سکتا ہے کہ اُم المومنین عبداللہ کو بتا دیں، خیال رکھو کہ وہ آج کہاں نماز ادا کرتے ہیں۔ کچھ دیر بعد نکلے اور اس ستون کے پاس نماز ادا کی۔ ان کے ساتھی سمجھ گئے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ جگہ متعین کر کے بتا دی ہے۔ یوں ستون قرعہ کی جگہ متعین ہوئی اور اسے ستونِ عائشہ کہا جانے لگا۔

هو الحبيب الذى ترجىٰ شفاعتهٗ: الحمد للہ عاشقانِ رسول کے علم میں یہ بات ہے کہ قصیدہ بردہ شریف سرکارِ دو عالم ﷺ کا پسندیدہ قصیدہ ہے۔ اس قصیدہ شریف کا درج ذیل پیارا شعر روضۂ اقدس کا جو قدموں کی جانب دروازہ ہے۔ اس کے قفل پر کندہ ہے:

هو الحبيب الذى ترجىٰ شفاعتهٗ
لكل هولٍ من الاهوال مقتحم

شیخ محمد عارف ضیائی مدنی علیہ الرحمۃ کی مرتبہ عظیم الشان کتاب ''سیدی ضیاء الدین احمد القادری'' کے صفحہ ۱۸ پر اس قفل شریف کا نقشہ موجود ہے۔ گذشتہ حاضری میں زیارت نہیں کر پایا تھا۔ اس مرتبہ جی بھر کر اس تالے کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ یہ شعر تالے پر رقم ہونا دراصل ایک استعارہ ہے کہ جنت کا دروازہ حضورِ اکرم ﷺ کی شفاعت سے کھلے گا۔

بارگاہ سید الشہداء رضی اللہ عنہ میں حاضری: جبل اُحد کے دامن میں حضرت سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اور دیگر شہدائے اُحد رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مبارک قبور ہیں۔ حضرت سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ عنہ سرکارِ دو عالم ﷺ کے پیارے چچا ہیں۔ سرکار ﷺ ان سے بہت پیار کرتے تھے۔ ان کی قبر مبارک کے پاس کھڑے ہو کر آپ کو سرکار ﷺ نے ان القاب سے یاد فرمایا:

يا حمزة، يا كاشف الكربات، يا حلل المشكلات، يا حمزة، يا ذاباًعن وجه رسول الله يا حمزة، يا اسد الله و اسد رسول الله

اے حمزہ! اے مصیبتیں دور کرنے والے، اے مشکلیں آسان کرنے والے، اے حمزہ رسول اللہ کا دفاع کرنے والے، اے اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے شیر۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: مدینہ منورہ میں سید الانبیاء ﷺ عالمین کے حاکم و مالک ہیں اور سید الشہداء امیر، یعنی حضرت سید الشہداء امیر حمزہ، امیر مدینہ یا بالفاظِ دیگر والیٔ مدینہ ہیں۔ حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی نے سید الشہداء کی بہت سی کرامات بیان کی ہیں، ان میں سے ایک بطور نمونہ سپردِ قلم کی جارہی ہے:

فقیر کی ایک عزیزہ کی اراضی مع کنواں جس پر چند بااثر افراد نے قبضہ کر لیا تھا۔ انہوں نے قاضی کے ہاں مقدمہ دائر کیا۔ مدعا علیہم نے یہ مؤقف اختیار کیا کہ یہ خاتون جس شخص کے سبب سے مالک بنتی ہے وہ اس کو طلاق دے چکا تھا اور جھوٹا طلاق نامہ پیش کر دیا، جس پر دو گواہوں کے دستخط بھی تھے۔ اس کی تردید ایک کٹھن مرحلہ تھا۔ تمام متعلقین متفکر تھے۔ مگر کوئی راہ نہ نکلتی تھی۔ انہی ایام میں فقیر سید الشہداء کی بارگاہ میں حاضری کیلئے جارہا تھا۔ راستے میں مسجد مستراح سے آگے ایک جاننے والا ملا۔ سلام کے بعد کہنے لگا شیخ میرے گھر چلیں۔ فقیر نے کہا میں سید الشہداء کی بارگاہ میں حاضری کیلئے جارہا ہوں، پھر سہی۔ اس نے باصرار کہا کہ واپسی پر تشریف لائیں۔ واپسی پر راستے میں اسے منتظر پایا۔ اس کے گھر پہنچا وہ مجھے کمرہ میں بٹھا کر چلا گیا۔ تھوڑی دیر میں ایک تھیلا لے آیا۔ کہنے لگا اس میں میرے والد کے کاغذات ہیں۔ آپ جانتے ہیں، میں پڑھا لکھا نہیں ہوں، چائے آنے تک ان کو دیکھ لیں۔ اگر کچھ کام کے ہوں تو سنبھال لوں۔ تھیلے سے کاغذات نکالتے ہی سب سے پہلے جس کاغذ پر میری نظر پڑی وہ دو گواہوں کے بیانات کی مصدقہ نقل تھی۔ ان بیانات میں میری عزیزہ کو اس شخص کی زوجہ تسلیم کیا تھا جس کو مطلقہ قرار دینے کے طلاق نامہ پر بطور گواہ انہی دونوں کے دستخط کئے ہوئے تھے۔ یہ بیانات طلاق نامہ والی تاریخ کے بعد دیئے گئے تھے۔ اس سبب وہ طلاق نامہ جھوٹا ثابت ہوا اور حق والے کو حق مل گیا۔ (ملخصاً)

الحمد للہ شیخ محمد اعظم صاحب کی گاڑی میں دو مرتبہ دن اور رات کو میدان اُحد میں حاضری ہوئی۔ سبحان اللہ بہت نورانی جگہ ہے۔ یہاں ہلکی آواز میں یوں سلام پڑھا:

ان کے آگے وہ حمزہ کی جاں بازیاں
شیر غرّان سطوت پہ لاکھوں سلام
جاں نثارانِ بدر و اُحد پر درود
حق گذارانِ بیعت پہ لاکھوں سلام

سبحان اللہ یہاں ایسی روحانیت ہے کہ زائر پر فوراً رقت طاری ہو جاتی ہے۔ سخت سے سخت دل بھی وہاں پھوٹ پھوٹ کر روتے پائے گئے۔ جبل اُحد بھی کتنا خوش نصیب پہاڑ ہے کہ جس سے سرکارِ دوعالم ﷺ پیار کرتے تھے اور یہ سرکار ﷺ سے پیار کرتا ہے۔ اس پیار کا اظہار حال ہی میں یوں بھی ہوا کہ فضا سے جبل اُحد کا جو نقشہ لے کر شائع کیا گیا ہے اس میں چوٹیوں کی ترتیب یوں بنتی ہے جیسے سرکار کا نام نامِ اسمِ گرامی محمد ﷺ لکھا ہو۔

(باقی آئندہ انشاءاللہ)

حضرت صدر الشریعہ ایک جامع الصفات شخصیت

کشور تدریس کے تاجدار حضرت صدر الشریعہ علامہ محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ ایک ہمہ جہت جامع صفات شخصیت تھے۔آپ برصغیر کے چوٹی کے مدرس، مقرر، متکلم، مناظر اور ناظم تھے۔درس و تدریس میں آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا۔مشکل سے مشکل سبق اس طرح طلبہ کو پڑھاتے کہ اسی وقت ازبر ہوجاتا۔تفسیر، ترجمہ، شرح، فقہی، جزئیات پر آپ کو کامل دسترس حاصل تھی۔درسِ نظامی کے جملہ علوم وکتب پر آپ کی مہارت تامہ کو اپنے چھوڑ غیروں نے بھی تسلیم کیا۔ہر فن کی کتاب اس شان سے پڑھاتے کہ لائق تو لائق، غبی سے غبی طلبہ کو بھی اس پر عبور حاصل ہوجاتا۔آپ کی شان تدریس کے چند شواہد پیش کئے جاتے ہیں۔

مولانا فضل حق رامپوری پرنسپل مدرسہ عالیہ رامپور نے آپ کے طلبہ کا امتحان لینے کے بعد فرمایا ''جیسے طلباء یہاں موجود ہیں پورے ہندوستان کے مدارس میں ایسے طلباء موجود نہیں''۔

مولانا حبیب الرحمٰن خاں شیروانی نے آپ کی تدریسی مہارت کا اس طرح واشگاف الفاظ میں اعتراف کیا ''میرا جو ذاتی تجربہ ہے وہ یہ ہے کہ جس کو مدرس کہتے ہیں وہ ہندوستان میں چار پانچ سے زائد نہیں ان چار پانچ میں سے ایک مولوی امجد علی ہیں، ان کے ہاتھ سے طلبہ کا فاضل ہونا اور استاد پانا صاف بتا رہا ہے کہ ان میں ضرور استعداد ہے، نام کے مولوی نہیں''۔

سید المتکلمین حضرت علامہ سید سلیمان اشرف بہاری، صدر شعبۂ دینیات، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کا خراج تحسین ملاحظہ فرمائیں۔''اس وقت سنی حنفی کوئی مدرس ایسا نہیں جو معقول و منقول صحیح استعداد کے ساتھ پڑھا سکتا ہو، میرے علم میں مولانا محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ اور استاد علیہ الرحمۃ کے صرف آپ (حضرت صدر الشریعہ) ہی یادگار ہیں''۔

حجۃ الاسلام حضرت مولانا حامد رضا خاں علیہ الرحمۃ آپ کے اندازِ تدریس کے بارے میں یوں فرماتے ہیں ''مولانا امجد علی صاحب جوابات دے رہے تھے تو ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ ایک دریائے ذخار ہے جو موجیں مار رہا ہے''۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے ایک موقعہ پر آپ کو پورے ملک کا قاضی مقرر کیا۔آپ کو صدر الشریعہ کے لقب سے سرفراز فرمایا اور آپ کی فقہی قابلیت کو یوں سراہا ''آپ یہاں کے موجودین میں، تفقہ جس کا نام ہے، وہ مولوی امجد علی میں زیادہ پایئے گا''۔

علامہ سید احمد اشرف بن اشرفی میاں علیہما الرحمۃ نے ایک تعارفی تقریر میں ارشاد فرمایا ''یہ (حضرت صدر الشریعہ) علم کی لائبریری ہیں''۔☆ آپ کے شاگرد رشید حضرت علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی فرماتے ہیں ''آپ کو فقہ کے جمیع ابواب کے تمام جزئیات ان کے تفصیلی دلائل کے ساتھ مستحضر تھے''۔

حضرت علامہ مفتی خلیل احمد خاں برکاتی حیدر آبادی فرماتے ہیں ''کتاب کے مضمون کی ایسی دل نشین تقریر کہ ہر ذہن مطمئن ہو جاتا، یہ حضرت (صدر الشریعہ) کی خصوصیت خاصہ ہی کہی جاسکتی ہے''۔ ﴿﴾ درس و تدریس میں آپ کی مہارت تامہ اور رسوخ آپ کے جلیل القدر اساتذہ کا مرہون منت ہے۔آپ کے پہلے باقاعدہ استاد محترم خاتم المحققین، عمدۃ الحکماء والمتکلمین سیدنا ومولانا حضرت علامہ فضل حق خیرآبادی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشد تلامذہ میں سے حضرت علامہ مولانا ہدایت اللہ خان جونپوری تھے۔آپ ہی کی خصوصی توجہ نے آپ کو جامع معقول ومنقول بنا دیا۔آپ کے اندازِ تدریس سے آپ کے اندر افہام وتفہیم کا ایک خصوصی ملکہ پیدا ہو گیا۔آپ کے فاضل استاد نے آپ کی لیاقت وصلاحیت کو یوں خراج تحسین پیش کیا ''ایک شاگرد ملا وہ بھی بڑھاپے میں''۔

☆ علوم نقلیہ وعقلیہ سے فراغت کے بعد آپ کے استادِ محترم نے

آپ کو استاذ الاساتذہ، محدثِ جلیل حضرت مولانا وصی احمد محدث سورتی علیہ الرحمۃ کی خدمت عالیہ میں یہ لکھ کر بھیجا کہ ''میں اپنا ایک مخصوص وعزیز طالب علم آپ کے پاس بھیج رہا ہوں، اس کی تعلیم وغیرہ میں آپ پوری توجہ فرمائیں''۔

محدث زمان حضرت علامہ وصی احمد محدث سورتی نے بھی آپ کی ذہانت و فطانت اور لیاقت و صلاحیت کو ملاحظہ فرماتے ہوئے اپنا معتمد اور شاگرد خاص بنالیا۔ آپ اپنے اس ہونہار اور باصلاحیت شاگرد کے بارے میں فرماتے ہیں

''مجھ سے اگر کسی نے پڑھا تو امجد علی نے''

یہاں تک کہ بعض مرتبہ یہ بھی فرمایا ''مجھ کو ساری عمر میں یہ ایک طالب علم ملا ہے جو محنتی بھی ہے اور سمجھدار بھی اور علم سے شوق ودلچسپی رکھتا ہے''۔ جب حضرت محدث سورتی نے آپ کو اعلیٰ حضرت کی خدمت میں بھیجا تو فرمایا ''میں آپ کی خدمت میں ایک دُرِّ نایاب کو بھیج رہا ہوں''۔ ☆ یہاں آپ کی شخصیت پر اعلیٰ حضرت کا اعتماد ہی تھا کہ مدرسہ منظر اسلام کے تعلیمی اُمور کی ذمہ داری، پریس کی ذمہ داری، مسودات کا مبیضہ کرنا، کتابت شدہ کاپیوں کی تصحیح، فتویٰ نویسی، پارسلوں کی ترسیل جیسے اہم اُمور آپ کے سپرد تھے۔ آپ کی علمی لیاقت وصلاحیت اور اخلاص وللّٰہیت کی بنیاد پر اعلیٰ حضرت آپ کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور آپ پر حد درجہ اعتماد فرماتے تھے۔ آپ ہی اعلیٰ حضرت کے نائب امام وخطیب تھے، جہاں مناظرہ کیلئے بھیجنا ہوتا تو آپ کو بھیجتے۔ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن کے بھی آپ ہی محرک تھے۔ ﴿﴾ علم تفسیر میں حضور صدر الشریعہ کی مہارت کا اندازہ رئیس المتکلمین علامہ سید سلیمان اشرف قدس سرہٗ کے اس ارشاد سے لگا سکتے ہیں:

''علوم قرآن سے آپ کا شغف وانہماک اتنا تھا کہ کتب تفاسیر ہر وقت پیش نظر رہتیں۔ اوقات درس میں اپنے تلامذہ کے دلوں میں روحِ قرآن سے ایک حیاتِ تازہ تشکیل دے دیتے۔ اس فن کا مطالعہ انتہائی عمیق تھا۔ آپ کے ذوق وشوق اور تعلق خاطر کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ امام اہلسنّت فاضل بریلوی قدس سرہٗ کا عدیم النظیر ترجمۂ قرآن حکیم کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن ۱۳۳۰ھ آپ ہی کی تحریک واصرار اور مساعی جمیلہ سے شروع ہوکر پایۂ تکمیل کو پہنچا''

اعلیٰ حضرت کی صدر الشریعہ سے محبت آپ کی ''وصیت'' بھی ہے کہ اپنی نماز جنازہ پڑھانے کے متعلق فرمایا ''حامد رضا خاں وہ دعائیں کہ فتاویٰ میں لکھی ہیں خوب اَز بر کرلیں تو وہ نمازِ جنازہ پڑھائیں، ورنہ مولوی امجد علی''۔ اور جب آپ نے وفات پائی تو حضور حافظ ملت علامہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے شگفتہ چہرے کا دیدار کیا تو بےخودی کے عالم میں پکار اُٹھے: ''لوگوں میں اعلان کر دو کہ جسے ایک عاشق پاکباز اور حق پرست مردِ مومن اور ایک زندہ و جاوید فقیہہ اسلام کا چہرہ دیکھنا ہو وہ یہاں آکر دیکھ لے''۔

حافظ ملت علیہ الرحمۃ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور گھوسی کے املی باغ میں آپ کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ بعد نماز مغرب موسلا دھار بارش شروع ہوگئی تو قبر پر چٹائی ڈال دی گئی۔ چند دنوں بعد جب مزار شریف سے چٹائی ہٹائی گئی تو ایسی جانفزا خوشبو پھیلی کہ پوری فضا معطر ہوگئی۔ بلا تفریق مذہب وملت گھوسی کے اکثر افراد نے اس خوشبو کو سونگھا۔ آپ کی باقیات صالحات میں جہاں آپ کی نیک اولاد اور ہزاروں شاگرد صدقہ جاریہ ہیں وہاں ''بہار شریعت'' اور ''فتاویٰ امجدیہ'' بھی قیامت تک کیلئے آپ کیلئے صدقہ جاریہ ہیں۔ بہار شریعت تو فقہی مسائل کا انسائیکلو پیڈیا ہے۔ آپ کے شاگرد کیسے باکمال ہیں کہ صرف دو نام لینا ہی کافی ہے۔ حضور محدث اعظم پاکستان اور حضور حافظ ملت، آپ کے وہ باکمال شاگرد ہیں کہ جن کا فیض پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔

از: مجاہد اہلسنّت محمد نعیم اللہ خاں صاحب قادری رضوی
(بی ایس سی، بی ایڈ۔ ایم اے اُردو، پنجابی، تاریخ)

☆☆☆☆☆

رکھو تم مٹھی بھر داڑھی　　　خدا و رسول ہونگے راضی

بسلسلۂ تحریک داڑھی شریف کی رُکن سازی

اگر ان کی داڑھی ہوتی تو طوفان بدتمیزی برپا نہ کرتے

آج سے پینسٹھ سال قبل جب پاکستان کے قیام کا اعلان کیا گیا تو رمضان المبارک کی ۲۷ ویں شب (لیلۃ القدر) اور اگلا دن جمعۃ الوداع تھا۔ امسال بھی حسن اتفاق سے ۱۴/اگست کا دن انہیں مقدس ایام میں ۲۵ رمضان المبارک کو آیا مگر افسوس کہ ۱۴/اگست کو یوم آزادی مناتے ہوئے نوجوانانِ پاکستان نے جس قدر عیاشی، آوارگی اور سکوٹروں، موٹر سائیکلوں پر ہلڑ بازی اور طوفان بدتمیزی کا مظاہرہ کیا، وہ اخبارات میں نمایاں طور پر شائع ہو چکا ہے اور اس پر اداریے بھی لکھے جا چکے ہیں لیکن اس کی خاص وجہ اور پس منظر پر توجہ نہیں کی گئی جبکہ اس کی

پہلی وجہ سکولوں کالجوں کی فرنگیانہ تعلیم وتہذیب اور والدین کی اپنی اولاد کی اسلامی واخلاقی تربیت سے لاپرواہی ہے اور

دوسری وجہ: نوجوانوں کی کافرانہ فرنگیانہ شکل وصورت ہے۔ اس کی بجائے اگر ان مسلمان نوجوانوں کی بمصداق:

زلفِ دوتا سرکار میں دل کو پھنسایئے
جس رنگ میں سرکار ہیں وہ رنگ لایئے

کے مطابق محمدی (ﷺ) شکل وصورت ہوتی اور ان کے چہرے محمدی رنگ میں رنگے ہوتے تو یقیناً وہ اس قدر عیاشی وآوارگی اور ہلڑ بازی وطوفان بدتمیزی کا مظاہرہ نہ کرتے۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

داڑھی شریف: سنت محمدی (ﷺ) اور تمام انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کی سنت مبارکہ ہے، جس کی یہ برکت وخصوصیت ہے کہ جس کے منہ پر داڑھی مبارک ہو۔ عموماً اس میں ایسی حیا وشرافت ہوتی ہے کہ وہ مذکورہ قسم کی بے حیائی وآوارگی اور طوفان بدتمیزی کے ارتکاب سے محفوظ رہتا ہے۔

اسی لئے ۱۴/اگست کو داڑھی منڈوں، نوجوانوں نے اس قدر طوفان بدتمیزی برپا کیا کہ اخبارات کو ان کے خلاف اداریے لکھنے پڑے، جن میں مذکورہ طوفان بدتمیزی کا ماتم کیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ○

اسی طرح دیگر جرائم پیشہ لوگوں جیل خانوں، شراب خانوں و سینماؤں کو آباد رکھنے والوں، رشوت خوروں، چوروں، ڈاکوؤں، زانیوں، حرام خوری، حرام کاری کرنے والے ظالموں میں بھی اکثریت داڑھی منڈے داڑھی کترے فاسق وفاجر لوگوں کی ہے۔

﴿﴾ اور یہ یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ ایسے لوگ اگر نمازی ہوں، سنت کے مطابق داڑھی پوری رکھتے ہوں تو ایسے جرائم وطوفان بدتمیزی میں ہرگز ملوث نہ ہوں۔ پنجگانہ نماز وداڑھی مبارک کی کیسی خیر وبرکت ہے۔ کاش مسلمان نماز اور داڑھی کی پابندی کریں اور عظیم خیر وبرکت سے محروم نہ ہوں۔ وما علینا الا البلاغ المبین

تحریک داڑھی شریف کی رُکن سازی

ماشاء اللہ نباضِ قوم حضرت علامہ مفتی پیر ابوداؤد محمد صادق صاحب کی دعاؤں سے مرکز اہلسنّت جامع مسجد زینت المساجد گوجرانوالہ میں ماہِ ذیشان رمضان میں الحاج صاحبزادہ ابوالرضا محمد داؤد رضوی روزانہ بعد نماز فجر درسِ رضائے مصطفیٰ دیتے رہے اور روزانہ بعد نماز تراویح بھی صاحبزادہ موصوف پڑھی گئی منزل سے چند منتخب آیات مبارکہ سے عقیدہ اہلسنّت کی حقانیت کا بیان کرتے رہے۔ جمعۃ الوداع کے موقع پر صاحبزادہ محمد داؤد رضوی نے فلسفہ صوم کے عنوان سے خطاب کرتے ہوئے نماز و پردہ اور داڑھی شریف کی اہمیت کا بیان کیا تو آٹھ افراد نے کھڑے ہو کر پوری داڑھی مبارک رکھنے کا اعلان کیا۔

علاوہ ازیں صاحبزادہ محمد داؤد رضوی نے رمضان المبارک میں جامع مسجد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ چوک دارالسلام، جامع مسجد داتا گنج بخش (رحمۃ اللہ علیہ) نوشہرہ سانسی روڈ، جامع مسجد اُونچی نزد چوک میلاد مصطفیٰ، جامع مسجد نور الاسلام ماڈل ٹاؤن، جامعہ اسلامیہ رضویہ عیدگاہ گرجاکھ، جامعۃ الرضا نوشہرہ روڈ، جامع مسجد انوار المساجد پاپولر نرسری، جامع مسجد دین محمد منیر چوک، جامع مسجد حضوری رضوی وغیرہ میں بھی درسِ رضائے مصطفیٰ دیتے ہوئے نماز وپردہ اور داڑھی شریف کی اہمیت بیان کی تو کئی افراد نے داڑھی شریف رکھنے کا وعدہ کیا۔ مولیٰ کریم اپنے حبیب ﷺ کے صدقے استقامت عطا فرمائے۔ آمین

قبلہ اول کے متعلق یہودیوں کے ناپاک عزائم

رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ صیہونی بلدیہ نے سنہ ۲۰۰۹ء میں مقبوضہ بیت المقدس میں یہودی معبد پر ایک کروڑ شیکل (یعنی ۲۷ لاکھ ڈالرز) کی رقم مختص کی تھی اور اب نئے بجٹ میں اسے بڑھا کر ۴۵ لاکھ ڈالرز کر دیا گیا ہے۔ مجموعی طور پر صیہونی حکومت نے بیت المقدس میں یہودی معبد کی تعمیر کیلئے پانچ ملین ڈالرز کی رقم کا اضافہ کیا ہے۔ رپورٹ میں مزید بتایا گیا ہے کہ بیت المقدس میں اسرائیل کی متعصب تنظیم المفد ال کے رہنما اور بیت المقدس کے ڈپٹی میئر ڈیو ڈہداری کا بیت المقدس میں یہودی معبد کی تعمیر اور اس کیلئے بھاری بجٹ کی منظوری کے پیچھے ہاتھ ہے کیونکہ ماضی میں بھی وہی صاحب بیت المقدس میں یہودی معبد کی تعمیر میں زیادہ دلچسپی لیتے رہے ہیں۔ ادھر اسرائیلی نائب میئر برائے القدس ڈیوڈ ہداری کا کہنا ہے کہ انہوں نے القدس میں یہودی کنیسہ کی تعمیر پر اضافی بجٹ صرف کرنے کی تجویز دی تھی۔ مرکزی حکومت کی جانب سے اضافی بجٹ کی منظوری پر وہ بے حد خوش ہیں۔

غرضیکہ کہیں یہودی بستیاں بسائی جا رہی ہیں تو کہیں مساجد کو عجائب گھروں میں بدلا جا رہا ہے۔ ایک خبر کے مطابق اسرائیلی حکام نے مقبوضہ فلسطین کے ۱۹۴۸ء میں قبضہ میں لئے گئے شہر بئر سبع میں ایک جامع مسجد کو عجائب گھر میں تبدیل کر دیا ہے۔ دوسری جانب مقبوضہ فلسطین میں اس اسلام دشمن اقدام کے خلاف شدید ردعمل کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ انسانی حقوق کی ایک تنظیم ''مرکز العدالہ'' کی جانب سے جاری رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ بئر سبع کی جامع مسجد پر چاروں طرف فوجی پینٹ کر کے اس میں فلسطینی نمازیوں کا داخلہ روک دیا گیا ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ حکومت نے یہ اقدام اسرائیلی عدالت کے فیصلے کے خلاف کیا ہے۔ گذشتہ برس جون میں اسرائیلی عدالت نے مسجد کو میوزیم میں تبدیل کرنے کی اجازت کے بارے میں درخواست مسترد کر دی تھی۔ انسانی حقوق کی تنظیم کا کہنا ہے مسجد پر کئی ماہ سے حکومت نے پابندی عائد کر رکھی تھی۔ حال ہی میں جب اچانک ان کی ایک ٹیم نے مسجد کا دورہ کیا تو اس کے چاروں اطراف میں باڑ لگی ہوئی دیکھی' قریب جانے پر معلوم ہوا کہ مسجد پر فوجی رنگ کا پینٹ کر دیا گیا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ مسجد کو فوجی میوزیم میں تبدیل کرنا اسرائیلی حکومت کی اسلام دشمنی کی واضح مثال ہے۔ مسجد کو میوزیم میں تبدیل کرنے کی یہ سازش خود صیہونی عدالت کے فیصلے کی بھی سنگین خلاف ورزی ہے۔ ادھر دوسری جانب صیہونی حکومت کی طرف سے مسجد کو میوزیم میں تبدیل کرنے کے خلاف بئر سبع میں مقامی فلسطینی آبادی نے سخت احتجاج کیا ہے۔ فلسطینی شہریوں نے مسجد کو فوری طور پر بحال کرنے اور اس کے اندر رکھی گئی تمام ثقافتی اور یہودی تاریخی نوادرات کو ہٹانے کا مطالبہ کیا ہے۔

﴿﴾ خیال رہے کہ اسرائیل میں گذشتہ کچھ عرصے سے مساجد کے خلاف ایک نئی صیہونی مہم چل رہی ہے۔ اس مہم کے تحت جہاں ایک جانب یہودی آبادکار مساجد پر حملے کر کے انہیں نذر آتش کر رہے ہیں' وہیں دوسری جانب اسرائیلی حکومت مساجد کو معبدوں اور عجائب گھروں میں تبدیل کرنے کی سازشوں کی مرتکب ہو رہی ہے۔ ﴿﴾

علاوہ ازیں اسرائیلی بلدیہ نے مختلف انتہا پسند تنظیموں کے تعاون سے قبلہ اول کے مراکشی دروازے کے قریب واقع اسلامی میوزیم کو یہودی عبادت گاہ میں تبدیل کرنے کی منصوبہ بندی کر لی ہے۔ کمیٹی کے مطابق اس منصوبے کا مقصد مسجد اقصیٰ کو تقسیم کرنا ہے۔ القدس میں یہودی آبادکاری کے خلاف قائم کمیٹی نے خبردار کیا ہے کہ اسرائیلی دیوار براق (دیوار گریہ) سے متصل چار سو مربع میٹر پر محیط یہودی کنیسہ بنانے کے ساتھ ساتھ مسجد کے نیچے کھودی گئی سرنگوں کو یہودی عبادت گاہوں' ریسٹورنٹس اور کلبوں سے جوڑنا چاہتا ہے۔ ادھر اسرائیلی حکومت اور القدس کی بلدیہ کی جانب سے مسجد اقصیٰ کے صحن اور اطراف میں یہودی منصوبوں کے خلاف فلسطینی عوام کی جانب سے احتجاجی مظاہرے کئے جا رہے ہیں کہ دنیا پر باور کرایا جا سکے کہ مسجد اقصیٰ مسلمانوں کیلئے کس قدر مقدس اور عزیز ہے۔ صرف فلسطین میں ہی نہیں' پوری دنیا میں اسرائیلی انتظامیہ کے خلاف آواز

بلند کی جا رہی ہے۔ گذشتہ دنوں برطانیہ میں مقامی تنظیموں اور عرب' فلسطینی برادری نے مشترکہ طور پر لندن میں قائم صیہونی سفارت خانے کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کیا۔ مظاہرین نے بیت المقدس میں یہودی بستیوں کی تعمیر اور مسجد اقصیٰ کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے پر صیہونی فوج اور حکومت کے خلاف سخت مذمتی نعرے لگائے۔ احتجاجی جلوس میں سینکڑوں افراد شریک تھے۔ انہوں نے اپنے ہاتھوں میں بینرز اور کتبے اُٹھا رکھے تھے' جن پر ''دنیا القدس کی آزادی چاہتی ہے' اسرائیل یہودی بستیاں بند کرے اور مسجد اقصیٰ کو آزاد کرایا جائے'' اور اس طرح کے دیگر نعرے درج تھے۔ احتجاجی مظاہرے کا اہتمام برطانیہ فلسطین کلب' برطانیہ میں اسلامی اور فلسطینی رابطہ کمیٹی' برطانوی یکجہتی کونسل برائے فلسطین' برطانیہ اسلامی رابطہ گروپ اور یورپی مہم برائے انسداد معاشی ناکہ بندی غزہ اور جوہری اسلحے کے خلاف سرگرم عالمی تنظیم سمیت دسیوں دیگر تنظیمیں شامل تھیں۔ مظاہرین اسرائیلی سفارتخانے کے باہر ''جنگ بند کرو' فلسطینیوں پر مظالم بند کرو' مسجد اقصیٰ کو آزاد کرو'' کے نعرے لگا رہے تھے۔ مظاہرین نے تیس مارچ کو بیت المقدس سے اظہار یکجہتی کیلئے جمع ہونے والے لاکھوں افراد کے ساتھ بھی اظہار یکجہتی کیا جو دنیا کے ۸۰ ممالک سے فلسطین کی سرحد کے ساتھ جمع ہوئے ہیں۔ برطانیہ میں فلسطینی کلب کے رکن زاہر بیراوی نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ لندن میں صیہونی سفارتخانے کے باہر مظاہرے کا مقصد القدس ملین مارچ کے ساتھ اظہار یکجہتی کرنے والوں کی حمایت کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک جانب پوری دنیا سے لوگ بیت المقدس کی سرحد کے ساتھ جمع ہو رہے ہیں اور دوسری جانب ہم ان کی حمایت میں اور اسرائیل کے خلاف پوری دنیا کے سفارت خانوں میں احتجاجی مظاہرے منعقد کر رہے ہیں۔ مقبوضہ بیت المقدس کی آزادی اور اسے پنجہ یہود سے آزاد کرانے اور دنیا بھر میں اسرائیلی مظالم کو بے نقاب کرنے کیلئے عالمی ملین مارچ کے ضمن میں مصر میں بھی عوامی سرگرمیاں تیز ہو گئی ہیں۔ مصر کی مختلف عوامی انجمنوں اور انسانی حقوق کی تنظیموں نے ملک بھر میں ملین مارچ سے قبل اس کے ساتھ ساتھ بڑے بڑے عوامی احتجاجی مظاہرے کرنے کا اعلان کیا ہے۔ ملک بھر کی تمام انسانی حقوق اور سماجی تنظیموں نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے کہ القدس ملین مارچ کے ساتھ ہی جامعہ الازہر کے زیر اہتمام ایک بڑے عوامی جلسہ عام کا اہتمام کیا جائے گا' جس میں جامعہ کے سربراہ شیخ احمد الطیب سمیت تمام سیاسی' سماجی اور انسانی حقوق تنظیموں کے علاوہ تمام شعبہ ہائے زندگی کے افراد کو شریک کیا جائے گا۔ ایک سوال کے جواب میں فہمی کا کہنا تھا کہ نصرت القدس اور نصرت فلسطین کے بارے میں مصری عوام میں ایک ماحول بنا ہوا ہے اور لاکھوں افراد اسرائیلی ریاستی دہشت گردی کے خلاف نکالی گئی کسی بھی ریلی میں بڑھ چڑھ کر شرکت کرنا چاہتے ہیں۔ ''القدس ہمارا ہے'' کے عنوان سے نکالی جانے والی یہ ریلی قاہرہ میں الجیزہ گراؤنڈ سے شروع ہوئی جو اہرام مصر کے سامنے جا کر ختم ہوئی۔ اس ریلی کے ذریعے بھی مصری عوام بالخصوص نوجوانوں کو ملین مارچ میں زیادہ سے زیادہ شریک کرنے کی ترغیب دی گئی۔

❁ اسرائیل کو القدس کے باسیوں اور ان کی حمایت میں کی جانے والی یہ سرگرمیاں ذرا نہیں بھا رہیں اور وہ القدس کے شہریوں کے شناخت ناموں کی منسوخی کیلئے کوشاں ہیں۔ مختلف امتیازی قوانین منظور کئے جا رہے ہیں تاکہ القدس کے پرانے شہریوں کو یہاں سے نکالا جا سکے۔ القدس کے رہنے والوں نے خود کو القدس کا محفوظ شہری کا درجہ دینے کی درخواست کی تھی' جسے اسرائیلی عدالت نے مسترد کر دیا۔ القدس میں رہائش رکھنے کا بنیادی حق اس مقبوضہ شہر کے پرانے باسیوں کا ہے جو اس شہر کے اصل شہری ہیں مگر اسرائیل نے نہ صرف القدس کے قدیم باشندوں کے شناختی کارڈز منسوخ کر دیئے بلکہ دباؤ ڈالنے کیلئے فلسطینی نوجوانوں کی پکڑ دھکڑ مہم تیز کر دی ہے۔ نوجوانوں کو اغوا کر کے نامعلوم مقام پر منتقل کیا جا رہا ہے۔ غرضیکہ اسرائیلی قیادت ہر وہ حربہ آزما رہی ہے جس سے مقدس شہر ان کے قبضے میں کلی طور پر آ جائے اور یہ یہودی شہر بن کر رہ جائے۔ دراصل اسلامی آثار اور شناختوں کو یہودیانے کی کارروائیاں بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔

☆☆☆☆☆☆

اعلان: ''انجمن احباب اہلسنّت'' کے سلسلۂ تبلیغ ''سبیل ہدایت'' کی

اہلسنّت وجماعت کی مذہبی و تبلیغی خبریں

۳۹۹ ویں پیشکش ''کتاب مولود کعبہ کون؟ پر ایک تنقیدی نظر'' شائع ہو گئی ہے۔ بیرونی حضرات آٹھ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔ (مولانا) ابوالکرم احمد حسین قاسم الحیدری الرضوی ناظم انجمن احباب اہلسنّت سہنسہ بازار ضلع کوٹلی آزاد کشمیر۔ ❁ عقیدہ ختم نبوت کی ایک سے چھ جلدیں شائع ہو کر منظر عام پر آ گئیں ہیں۔
مرتبہ: مفتی محمد امین رحمۃ اللہ علیہ کراچی۔ ملنے کے پتے: ادارہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ 055-4217986
☆ مکتبہ برکات المدینہ کراچی 0321-3531922

رمضان المبارک کے روحانی موسم میں ادارہ صراط مستقیم کے زیر اہتمام بھٹی میرج ہال گوجرانوالہ میں ۱۹واں سالانہ فہم دین کورس یکم تا ۲۹ رمضان المبارک منعقد ہوا' جس میں نامور علماء کرام نے مختلف موضوعات میں نہایت فاضلانہ خطابات فرمائے' جبکہ اختتامی نشست کے موقع پر فہم دین کانفرنس منعقد ہوئی' جس میں مولانا محمد اشرف آصف جلالی نے جنوبی افریقہ کے علاقہ ماریشس بذریعہ انٹرنیٹ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ ''قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے'' کے موضوع پر مفصل خطاب فرمایا اور بتایا کہ امسال صحت کی خرابی کی وجہ سے بطور علاج بیرون ملک رمضان المبارک گزارا جہاں نماز تراویح کے دوران بحمدہٖ تعالیٰ چودھواں مصلّیٰ سنایا اور کورس بھی جاری رکھا۔ پاکستان واپسی پر عظیم الشان امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سیمینار کا انعقاد ہوگا۔ (شیخ محمد حنیف)

فتح مناظرہ: ۳۰ جون بروز ہفتہ بھوانہ ضلع جھنگ میں ''دعا بعد جنازہ'' پر مناظر اہلسنّت مولانا مفتی محمد جمیل رضوی (فاضل جامعہ رضویہ فیصل آباد' مہتمم جامعہ بریلی شریف شیخوپورہ) کا مولوی عطاء اللہ دیوبندی (''فاضل'' جامعہ اشرفیہ لاہور) سے تین گھنٹے فیصلہ کن مناظرہ ہوا۔ مفتی صاحب موصوف نے بفضلہٖ تعالیٰ دلائل کے انبار لگا دیئے جبکہ دیوبندی مناظر اپنے دعویٰ پر دلیل نہ دے سکا۔ چنانچہ ثالث مناظرہ نے مناظرِ اہلسنّت کے حق میں فیصلہ دے دیا' جس سے علماء واحباب اہلسنّت میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ (حافظ محمد احمد رضا قادری رضوی)

مولانا محمد عنایت اللہ قادری کا سانحہ ارتحال

مجاہد اہلسنّت مولانا محمد عنایت اللہ قادری رضوی (آف نیا حمزہ غوث سیالکوٹ) ۲۳ شعبان المعظم ۱۴ جولائی بروز ہفتہ قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ○ مرحوم باعمل عالم دین' شعلہ نوا مقرر اور موجودہ صدی کی عظیم دینی و روحانی شخصیت علامہ مفتی پیر ابوداؤد محمد صادق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مرید خاص اور منظورِ نظر خلیفۂ مجاز تھے اور اپنے پیرومرشد سے غیر معمولی عقیدت ومحبت میں اس قدر مستغرق تھے کہ اُن کے طرزِ بیان میں حضرت نباضِ قوم مدظلہ کے خطاب کی جھلک محسوس ہوتی تھی۔ مرحوم ضلع سیالکوٹ میں جماعت رضائے مصطفےٰ کے چیف آرگنائزر تھے اور اُن کی کوششوں سے ضلع بھر میں جماعت رضائے مصطفےٰ کی شاخیں قائم ہوئیں' جن کے عہدے داران اور ورکرز اپنی جماعت کے مقدس مشن کے تحت مسلک حق اہلسنّت کی گراں قدر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ مولانا محمد عنایت اللہ صاحب نے اپنے علاقہ وگردونواح میں طالبات کے دینی مدارس بھی قائم کیے۔ آپ کے انتقال کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی اور آپ کی رہائش گاہ پر سوگواروں کا تانتا بندھ گیا جو اس عظیم عالم دین کی اچانک رحلت پر دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے۔ نماز جنازہ میں ممتاز علماء ومشائخ سمیت ہزاروں افراد شریک ہوئے۔ بعدازیں اُنہیں آبائی قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ سوئم ودسواں شریف کے مشترکہ ختم پاک کی تقریب میں چیئرمین سنی اتحاد کونسل صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم رضوی (ایم این اے)' مولانا حافظ غلام حیدر خادمی' صاحبزادہ محمد حامد رضا' صاحبزادہ محمد حامد رضیا' الحاج صاحبزادہ محمد داؤد رضوی اور مولانا محمد شکیل رضوی نے علامہ عنایت اللہ قادری رضوی کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ (ابوسعد یہ سید جاوید علی شاہ)

راولپنڈی خطۂ پوٹھوار سے عظیم روحانی شخصیت علامہ قاضی محمد عبدالخالق قریشی نقشبندی کے جواں سال نواسے اور علامہ قاضی محمد عبدالقدوس قریشی کے بھانجے ❁ گوجرانوالہ سے حافظ محمد یونس رضوی کے جواں سال بیٹے محمد ابوبکر ❁ کراچی سے محمد توفیق جونا گڑھی کے والد محترم اور کوٹ ادو سے محمد وجیہ الحسن کے دادا میاں محمد عبدالخالق داد صاحب فاضل انوار العلوم ملتان کے انتقال کی خبریں بھی موصول ہوئی ہیں' قارئین سے مرحومین کیلئے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔ (ادارہ)

آہ! فاضل نوجوان مولانا محمد عبدالمجید رضوی

۲۳ شعبان المعظم ۱۴ جولائی بروز ہفتہ تقریباً ۴ بجے سہ پہر فاضل نوجوان مولانا محمد عبدالمجید رضوی انتقال فرما گئے' انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم ۸ دن پہلے زیارات کیلئے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ قافلے کے ساتھ سندھ روانہ ہوئے۔ کراچی میں حضرت عبداللہ شاہ غازی اور پھر حضرت لعل شہباز قلندر' حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی اور سید صدرالدین شاہ صاحب وغیرہ (رحمۃ اللہ علیہم) کے مزارات پر حاضری دے کر حضرت سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف کی طرف جارہے تھے کہ راجن پور کے قریب حادثہ میں انتقال ہو گیا۔ اگلے روز آپ کا بہت بڑا جنازہ ہوا' جس میں نامور علماء و مشائخ اور تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ مولانا محمد عبدالمجید رضوی نے تھوڑی سی عمر میں بہت زیادہ کام کیا' انتہائی شریف اور محنتی اور مسلک کا درد رکھنے والے نوجوان تھے۔ ❁ مولانا محمد عبدالمجید رضوی ۷/اپریل ۱۹۷۰ء کو ضلع گوجرانوالہ کے نواحی گاؤں جلہن میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی عمر میں ہی مولانا کا دینی و مذہبی ذوق وشوق دیکھتے ہوئے مولانا کے والد محترم چودھری کریم بخش صاحب نے ۱۹۸۳ء میں مولانا کو اہلسنّت کے مشہور و معروف دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں داخل کرا دیا۔ تقریباً ۹ سال تک نہایت ہی شفیق و مہربان اور محنتی اساتذہ سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد مولانا محمد عبدالمجید صاحب نے ۱۹۹۲ء میں سند فراغت حاصل کی۔ دورۂ حدیث شریف بھی جامعہ نظامیہ میں کیا اور تنظیم المدارس کے امتحان میں بھی امتیازی نمبروں کے ساتھ نمایاں کامیابی حاصل کی۔ جامعہ نظامیہ میں دوران تعلیم مولانا نے ۱۹۸۸ء سے لے کر ۱۹۹۱ء تک جامع مسجد کوچہ لوہاراں اندرون موچی گیٹ اور ۱۹۹۱ء سے لے کر ۱۹۹۲ء تک جامع مسجد حنفیہ غوثیہ کوچہ غوثیہ شاہ عالم مارکیٹ میں امامت و خطابت کے فرائض سرانجام دیئے۔ اسی دوران مولانا ہر جمعرات کو چند نوجوانوں کے ساتھ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں اجتماعی حاضری دیتے اور پھر کافی دیر وہاں دینی مسائل پر گفتگو ہوتی رہتی۔ چنانچہ مولانا محمد عبدالمجید صاحب نے اپنے دوستوں کے مشورہ سے حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر ہی قرآن وحدیث اور بزرگان دین کے پیغام کو عام کرنے کیلئے انجمن ندائے اسلام کی بنیاد رکھی۔ ❁ جامعہ نظامیہ سے فارغ التحصیل ہونے کے فوراً بعد مولانا محمد عبدالمجید صاحب نے اپنے پیر و مرشد عالم باعمل علامہ الحاج مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی کے فرمان عالیشان کے مطابق گوجرانوالہ میں اہلسنّت و جماعت کی اوّلین دینی معیاری درسگاہ جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم میں فرائض تدریس سنبھالے اور اپنے پیر و مرشد اور والدین کی دعاؤں اور اپنی شبانہ روز محنت کی بدولت چار سال تک بڑی خوش اسلوبی سے پڑھایا۔ تدریس کے دوران کچھ عرصہ حضرت نباضِ قوم مدظلہ کے بیرونی تبلیغی دوروں کے دوران آپ مرکز اہلسنّت جامع مسجد زینت المساجد میں نائب امام کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔ اپنے آبائی علاقہ جلہن کے دوست احباب کے بار بار اصرار پر مولانا موصوف اپنے پیر و مرشد کی اجازت سے ۱۳ شعبان المعظم ۱۴۱۶ھ مطابق ۱۹۹۶ء مستقل طور پر جلہن آ گئے اور امامت و خطابت نیز مدرسہ نقشبندیہ سعیدیہ میں تدریس کا سلسلہ شروع کیا جو تادم آخر جاری رہا اور آپ کی تدفین بھی مدرسہ ہذا کے مین گیٹ کے قریب ہوئی۔ جلہن آ کر مولانا نے علماء اہلسنّت کو اکٹھا کر کے تنظیم بنائی' جس کے تحت بہت زیادہ جلسے بھی ہوئے کئی جگہ مساجد و مدارس قائم ہوئے کچھ عرصہ پہلے آپ نے جامع مسجد رضائے مصطفٰے بھی تعمیر کرائی۔

مولانا محمد عبدالمجید تدریس و تقریر کے ساتھ ساتھ تحریر کا شوق بھی رکھتے تھے اور نصف درجن سے زائد آپ کی تصنیف فرمودہ کتب منظر عام پر آ چکی ہیں جن میں کتاب ''قرآن وحدیث کے فیصلے'' نے بڑی مقبولیت حاصل کی۔ اس کتاب میں مولانا موصوف نے قرآن پاک کی آیات اور صحاح ستہ کی احادیث سے اہلسنّت کے عقائد و معمولات (علم غیب' حاضر و ناظر' اختیارات' ایصالِ ثواب وغیرہ) کو ثابت کیا ہے۔

آخری گفتگو: ۲۳ شعبان المعظم ۱۴ جولائی کو وفات سے قبل آپ نے نماز ظہر ادا کی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد بس میں بیٹھے تو اپنے شاگرد حافظ محمد داؤد (جن کو نیند آ رہی تھی) کو فرمانے لگے کہ ''اُٹھو! ولی کامل (سخی سرور) کے دربار پر جانا ہے' درود شریف پڑھو'' اور خود بھی تسبیح پر ورد فرما رہے تھے کہ کچھ دیر بعد حادثہ ہو گیا۔ ❁ فقیر راقم الحروف سے دو ماہ قبل حافظ محمد گلفام رضوی کے دادا جان کے ایصالِ ثواب کیلئے منعقدہ تقریب میں ملاقات ہوئی تو گوجرانوالہ میں عالم چوک' اعوان چوک کے درمیان مرکز رضائے مصطفٰے کیلئے حاصل کی گئی جگہ کے بارے میں گفتگو فرماتے رہے۔ افسوس کہ یہ ملاقات آخری ملاقات ثابت ہوئی۔

ملاقاتیں ادھوری رہ گئیں ہیں...... کئی باتیں ضروری رہ گئیں ہیں

(از: الحاج صاحبزادہ ابوالرضا محمد داؤد رضوی گوجرانوالہ)

ضروری اعلان: انشاء اللہ ۲۱ ذیقعد ۹ ستمبر بروز اتوار بعد نماز مغرب انجمن فدایان ختم نبوت کے زیراہتمام علامہ حافظ خادم حسین رضوی کی زیرنگرانی ایوانِ اقبال لاہور میں عظیم الشان تاجدار ختم نبوت کانفرنس منعقد ہو گی' جس میں نامور علمائے کرام خطاب کریں گے۔